ماہنامہ اردو / English

آواز اہلسنت

گجرات پاکستان

اہل علم اور عوام کیلئے یکساں مفید
کثیر الاشاعت علمی و تحقیقی میگزین

زیر سرپرستی
پیشوائے اہلسنت، استاذ العلماء
پیر محمد افضل قادری دامت برکاتہم العالیہ

انٹرنیٹ پر مکمل شائع ہونیوالا میگزین At "www.ahlesunnat.info"

درس قرآن: شان الوھیت
یعنی عقیدہ توحید و شرک
استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری، صفحہ 09

درس حدیث:
بدعت کیا ھے؟
حدیث کی رو سے، صفحہ 16

ماہِ روشن، بہارِ عالَم
ربیعِ الاوّل
ڈاکٹر محمد ظفر اقبال نوری امریکہ، صفحہ 38

رحمۃ اللہ علیہ
غازی عامر چیمہ شہید
علامہ ابوالحسنین قادری، راولپنڈی، صفحہ 22

قرآن و سنت کی روشنی میں سوالوں کے مدلل جوابات پر مشتمل
دار الافتاء اہلسنت
پیر محمد عثمان علی قادری، صفحہ 34

نظام مصطفیٰ لیگ کا قیام کیوں؟
اداریہ، صفحہ 07۔ خبرنامہ، صفحہ 02

سچی حکایات: ابوالنور مولانا محمد بشیر مدظلہ
دانش حجاز: محمد دین سیالوی برطانیہ

ذبح سے متعلق سوال اور انکے جواب
عورت کیلئے تعلیم حاصل کرنے کی اہمیت
صلح اور معافی سے متعلق قرآنی احکام
اسلام میں جانوروں کے حقوق!
موئے مبارک کی زیارت سنت صحابہ ہے؟

Teachings of Islam
Allama Sajid ul Hashemi, Page:41

marfat.com

نظام مصطفیٰ لیگ کے پلیٹ فارم پر اسمبلی کے اندر اور اسمبلی سے باہر تحفظ اسلام اور نفاذ نظام مصطفیٰ کی جنگ لڑینگے، تباہ کن فحاشی اور بے حیائی کی سرکاری سطح پر ترویج کر کے قوم کو غلط راستے کی طرف دھکیلا جا رہا ہے، جنرل مشرف خواتین کو گھروں سے نکال کر اور مردوں کے خلاف اکسا کر بہت بڑی تخریب کاری کر رہے ہیں، خودساختہ آزادی نسواں کی تحریک معاشرتی خرابی اور لادینیت پر منتج ہوگی، قاضی حسین احمد اور مولانا فضل الرحمٰن نے اسلامیان پاکستان کو سخت مایوس کیا، تحفظ نسواں نامی قانون جو کہ درحقیقت فروغ بدکاری بل ہے کو ووٹ دینے والوں نے ناجائز کام کا ارتکاب کیا، 12 ربیع الاول سے پہلے سانحہ نشتر پارک کے حقائق قوم کے سامنے لا کر سخت ترین قانونی کارروائی نہ کی گئی تو اندرون و بیرون ملک میلاد النبی حکومت کے خلاف شدید احتجاج کی صورت اختیار کر جائے گا

فیصل ٹاؤن کراچی، سانحہ 14 فروری کیخلاف پریس کلب شملہ پہاڑی لاہور، عالمی تنظیم اہلسنت کی مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس منعقدہ لاہور، اسلام آباد پریس کلب، سنی کانفرنس شاہدرہ، آستانہ عالیہ چورہ شریف، جلسہ عام نارووال، گوجرانوالہ کنونشن، مدرسہ پیر محمد چشتی صاحب پشاور، جہلم کانفرنس، اور لالہ موسیٰ، ڈنگہ، ٹانڈہ و راولپنڈی و دیگر مقامات پر پیر محمد افضل قادری کے خطابات

کراچی + اسلام آباد + لاہور (اخبارات) استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری کراچی کے دو روزہ دورہ کے بعد واپس پہنچ گئے۔ انہوں نے کراچی میں مختلف مقامات پر ہونے والے جلسوں اور سیمنار سے خطاب کرنے کے علاوہ اپنے اعزاز میں دیئے گئے استقبالیوں میں شرکت کی اور اہم شخصیات سے ملاقاتیں کیں۔ فیصل ٹاؤن میں نظام مصطفیٰ لیگ کی رکنیت سازی مہم کے افتتاح اور عالمی تنظیم اہلسنت کراچی کے زیر اہتمام جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے پیشوائے اہلسنت پیر محمد افضل قادری نے کہا کہ پاکستانی تاریخ کے انتہائی المناک واقعہ سانحہ نشتر پارک کو ایک سال ہونے والا ہے لیکن سخت افسوس ہے کہ میلاد النبی کے اجتماع میں اس ظلم و بربریت کے ذمہ داروں کو بے نقاب نہیں کیا گیا اور مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانے کیلئے کوئی سنجیدہ کوشش نہیں کی گئی۔ لہٰذا عالمی تنظیم اہلسنت حکومت سے پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ 12 ربیع الاول سے پہلے پہلے تمام حقائق قوم کے سامنے لا کر سخت ترین قانونی کارروائی کی جائے بصورت دیگر اندرون و بیرون ملک میلاد النبی حکومت کی نااہلی اور دہشت گردوں سے ملی بھگت کے خلاف شدید احتجاج کی صورت اختیار کر جائے گا۔ پیر محمد افضل قادری نے کہا کہ تباہ کن فحاشی اور بے حیائی کی سرکاری سطح پر ترویج کر کے قوم کو لادینیت والحاد کی طرف دھکیلا جا رہا ہے۔ اس صورتحال میں مسلمان مرد اور خواتین رحمٰن کی مقرر کردہ حدود میں رہ کر زندگی بسر کریں اور شیطان کا کہا مان کر اپنی دنیا و آخرت تباہ نہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ انسانی معاشرہ میں گھر کا نظام بنیادی حیثیت رکھتا ہے جسے خاتون چلاتی ہے۔ جس گھر میں خاتون نہ ہو اس گھر میں اُلو بولتے ہیں اور پاکستانی خاتون اپنے شوہر سے محبت کرتی ہے، بچوں کو بے پناہ پیار دیتی ہے، گھر کے نظام کو جنت نظیر بناتی ہیں، اسلامی تعلیمات کے مطابق شوہر کی اطاعت گزار ہے اور اپنی سار توجہ شوہر، گھر اور بچوں پر دیتی ہیں۔ جبکہ مغرب میں دفتروں میں کام کرنے والی عورتیں شوہروں کی گستاخ ہوتی ہیں انکے بچے ماؤں کے پیار سے محروم ہوتے ہیں اور گھر اجڑے ہوئے ہوتے ہیں اور اس پر مستزاد یہ کہ مغرب میں دفتروں میں مردوں و عورتوں کے اختلاط سے معاشرہ میں تباہ کن بے راہ روی پھیلی ہوئی ہے، نسل مشکوک نظر آنے لگتی ہے اسلیے بچوں کی ولدیت باپ کی بجائے ماں کی طرف منسوب کی جاتی ہے اور بہت سی کنواری لڑکیاں مائیں بن جاتی ہیں اور ولد الحرام بچے باپ کی سرپرستی سے محروم رہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جنرل مشرف خواتین کو گھروں سے نکال کر اور مردوں کے خلاف اکسا کر بہت بڑی تخریب کاری کر رہے ہیں اور عورتوں کو اینٹی اسلام اینٹی پاکستانی کلچر آزادی دے کر معاشرہ پر ظلم کر رہے ہیں اس آزادی نسواں کا نتیجہ یہ ہے کہ گھر غیر آباد ہو جائیں گے عورتیں شوہروں کی گستاخ ہو جائینگی، گھر ویران ہو جائیں گے بچے ماؤں کے پیار اور تربیت سے محروم ہو جائیں گے، بے راہ روی اور زنا فروغ پائیگا اور لوگ یورپ و امریکہ کی طرح بغیر نکاح کے بچے پیدا کرینگے اور اس طرح ملحد و بے دین ہو کر اپنی آخرت بھی تباہ کر بیٹھیں گے اور جنرل پرویز مشرف کی یہ آزادی نسواں کی تحریک ایک بہت بڑی معاشرتی تخریب کاری اور لادینیت پر منتج ہوگی۔ علاوہ ازیں پیر صاحب نے فیصل ٹاؤن کراچی، عالمی تنظیم اہلسنت کی مرکزی شوریٰ کے اجلاس بمقام لاہور، سانحہ 14 فروری کیخلاف شملہ پہاڑی لاہور، پریس کلب اسلام آباد، سنی کانفرنس شاہدرہ، آستانہ عالیہ چورہ شریف، جلسہ عام نارووال، گوجرانوالہ کنونشن، مدرسہ پیر محمد چشتی صاحب پشاور اور پریس کلب راولپنڈی و دیگر مقامات پر خطابات کئے اور مختلف مقامات پر نظام مصطفیٰ لیگ کی رکنیت سازی کا افتتاح کیا اور قبلہ اول کی بے حرمتی کرنے پر یہودیوں کی شدید مذمت کی

شہادت کربلا کانفرنس و عرس قطب الاولیاء

گجرات: (اخبارات) خانقاہ نیک آباد (مراڑیاں شریف) میں شہادت کربلا کانفرنس اور قطب الاولیاء پیر محمد اسلم قادری رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک کا عظیم اجتماع پیر محمد افضل قادری سجادہ نشین نیک آباد و امیر عالمی تنظیم اہلسنت کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں ملک بھر سے ہزارہا عوام و خواص کے علاوہ بیرونی ممالک سے بھی کثیر عقیدتمندان اور علماء نے شرکت کی۔ دور دراز سے باپردہ خواتین اور مردوں کے قافلے آخر تک شریک ہوتے رہے۔ جن کیلئے علیحدہ علیحدہ وسیع اور شاندار انتظامات کئے گئے تھے۔ پیر صاحب نے خطبہ صدارت میں کہا نواسہ رسول حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے یزید کے فسق و فجور کی بناء پر اس کی حکومت مسترد کر کے اور اس کی پاداش میں اپنی اور اپنے عزیزوں و ساتھیوں کی جان کی قربانی دے کر مسلمانوں پر واضح کر دیا کہ فاسق و فاجر لوگ مسلمانوں کے حاکم ہونے کے اہل نہیں۔ لہٰذا آج بھی یزیدان وقت کے خلاف حسینی کردار ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مبلغ امریکہ علامہ محمد عنصر القادری نے فلسفہ شہادت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے مسلمانوں پر زور دیا کہ وہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی محض زبانی اور جھوٹی محبت کے دعوؤں کی بجائے سچے مسلمان کی حیثیت سے آگے بڑھیں اور اسلام کی حفاظت و فروغ کیلئے قربانیاں دیں۔ انہوں نے ''نظام مصطفیٰ لیگ'' کو وقت کی ضرورت قرار دیا اور کہا: ہم اسلامی اقدار کی حفاظت اور نظام مصطفیٰ کے نفاذ کیلئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دینگے۔ مقررین نے کہا کہ امام حسین علیہ السلام کا اصل کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے اسلام کے سیاسی نظام کی اصلاح کیلئے علم جہاد بلند کیا۔

داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے عرس کے آخری روز ہونے والی صبح کی نشست کی صدارت پیر محمد افضل قادری مدظلہ نے کی۔

ہماری منزل نفاذ اسلام ہے اسلئے مخلص لوگ جوق در جوق نظام مصطفیٰ لیگ میں شامل ہو رہے ہیں۔ علامہ ابوالحسنین، علامہ ضیاء اللہ رضوی، مولانا شفیق الرحمٰن ہزاروی کا اظہار خیال

---

marfat.com

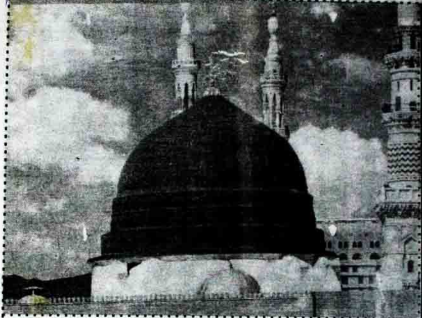

اہل اسلام کو عید میلاد النبی ﷺ مبارک!

جشن عید میلاد النبی ﷺ کے سلسلہ میں 12 ربیع الاول کو

انشاء اللہ العزیز ٹھیک صبح 9:00 بجے نیک آباد (مراڑیاں شریف) سے روانہ ہوکر بائی پاس
جلوس میلاد شاہین چوک، شاف گلہ، ریلوے روڈ سے گزرتے ہوئے عنایت پارک میلاد چوک پہنچے گا۔
میلاد مصطفیٰ کانفرنس انشاء اللہ 10:30 بجے عنایت پارک، فوارہ چوک گجرات میں منعقد ہوگی، جہاں

حضرت **پیر محمد افضل قادری** دامت برکاتہم العالیہ
سجادہ نشین خانقاہ نیک آباد (مراڑیاں شریف) امیر عالمی تنظیم اہل سنت

اور دیگر علماء اہلسنت ایمان افروز خطاب فرمائیں گے۔ اختتام پر صلوٰۃ وسلام اور دعاء خیر ہوگی اور لنگر تقسیم کیا جائے گا!

احباب قافلوں کی صورت میں جلوس اور کانفرنس میں شریک ہوں!!!

الداعی الی الخیر: صاحبزادہ محمد عثمان علی قادری
رابطہ: 0333-8403748 فون: 3521401-2 فیکس: 3511855 میل Info@ahlesunnat.info

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کریم آقا! رحیم آقا......
رؤف آقا! رحیم آقا......
ترے فقیروں کی خیر آقا!
ترے گداؤں کی خیر آقا!
جو دب رہی ہیں جو بجھ رہی ہیں
اب ان صداؤں کی خیر آقا!
تری نمازوں کی خیر آقا!
تری اذانوں کی خیر آقا!
جو مٹ رہے ہیں سمٹ رہے ہیں
اب ان ترانوں کی خیر آقا!
شہید کرب وبلا کا صدقہ......
حنین بدر واحد کے وفا شعاروں کا صدقہ
اب پاکستان سے عالم اسلام سے
ستم کی گہری یہ رات بیتے......
یوں جبر ٹوٹے یوں کفر بھاگے
کہ اہل حق کی سپاہ جیتے......
کریم آقا! رحیم آقا!
رؤف آقا! رحیم آقا!
ربیع الاول کے لمحوں کو حکم دیجئے
روش روش پر بہار برسے......
ربیع الاول کرم کی برکھا
رحمتوں کی پھوار برسے......
عظیم آقا! کریم آقا......
رؤف آقا! رحیم آقا......
درود تجھ پر سلام آقا......
سلام تجھ پر درود آقا......

marfat.com

حمد
باری تعالیٰ

کامل ہے جو ازل سے وہ ہے کمال تیرا
باقی ہے جو ابد تک وہ ہے جمال تیرا

ان کی نظر میں شوکت جچتی نہیں کسی کی
آنکھوں میں بس گیا ہے جس کے جمال تیرا

دل ہو کہ جان تجھ سے کیوں کر عزیز رکھئے
دل ہے سو چیز تیری جاں ہے سو مال تیرا

گو حکم تیرے لاکھوں یاں ٹالتے رہے ہیں
لیکن ٹلا نہ ہرگز دل سے خیال تیرا

گلشن کے رنگ و بو نے تیرا پتا بتایا
غنچے کی مسکراہٹ لائی پیام تیرا

نعت
رسول مقبول ﷺ

وہ آشنائے حقیقت وہ کن کا نکتہ شناس
شفیع ختم رسل رہنما و خیر الناس

جب آپ آئے زمانے کا جاگ اٹھا احساس
بدل گیا ہے یقین میں ہر اک گمان و قیاس

حضور آپ کے آنے سے چھٹ گئی ظلمت
پہن لیا شب تیرہ نے چاندنی کا لباس

آپ کے نام کی عظمت کو کیا بیان کروں
آپ کے نام کی برکت سے ہے شہد میں مٹھاس

کوئی بتائے غلامان مصطفیٰ کے سوا
کسی کو آج تک دنیا بھی آسکی ہے راس

وہ خوش نصیب ہے جس کو بلا لیا طیبہ
اور ایک میں کہ ترے شہر کیلئے ہوں اداس

پیشکش: ''قادری نعت کونسل'' نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات پاکستان

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ وعلیٰ آلک واصحابک یاحبیب اللہ

انقلاب نظام مصطفیٰ ﷺ کا حقیقی علمبردار

بیادگار: آفتاب طریقت وشریعت، قطب الاولیاء حضرت خواجہ پیر محمد اسلم قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ماہنامہ

اردو / English

آواز اہلسنت

گجرات پاکستان

اہل حق اور اہل جنت کا ترجمان

ربیع الاول 1428ھ
اپریل 2007ء

مقام اشاعت: "مرکز اہلسنت" نیک آباد (مراڑیاں شریف)، بائی پاس روڈ گجرات، پاکستان

زیر سرپرستی: پیشوائے اہل سنت، استاذ العلماء **پیر محمد افضل قادری** دامت برکاتہم العالیہ

سجادہ نشین خانقاہ قادریہ عالیہ، مرکزی امیر عالمی تنظیم اہل سنت، مہتمم: جامعہ قادریہ عالیہ + شریعت کالج طالبات

چیف ایڈیٹر: صاحبزادہ پیر محمد عثمان علی قادری ☆ ایڈیٹر: صاحبزادہ محمد اسلم قادری

ایصال ثواب: مقربین بارگاہ خدا و دربار مصطفیٰ ﷺ، وجمیع اہل ایمان، جن میں شامل ہیں **صاحبزادہ قاری محمد علی قادری** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ادارتی کمیٹی: علامہ ابوالحسنین قادری، علامہ ضیاء اللہ قادری، قاری تنویر احمد، الحاج محمد سعید زرگر

قیمت 10 روپے، دفتر سے مستحقین فری حاصل کر سکتے ہیں!

سالانہ ممبر شپ حاصل کرنے کیلئے پاکستان سے 120 روپے، عرب ممالک سے 50 درہم، برطانیہ ویورپ سے 10 پونڈ، امریکی ریاستوں سے 20 ڈالر منی آرڈر کریں۔

ادارتی مشاورت: علامہ محمد ساجد القادری، علامہ محمد راشد تنویر قادری، علامہ محمد شاہد چشتی، فیاض احمد ہاشمی، پروفیسر بشیر احمد مرزا

قانونی مشاورت: میاں تنویر اشرف ایڈووکیٹ، چوہدری فاروق حیدر ایڈووکیٹ، چوہدری عثمان وڑائچ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر: محمد الیاس زکی، مصطفیٰ کمال، حافظ مشتاق، محمد اشرف کمپوزنگ: راحیل راؤف، بشارت محمود آفس سیکرٹری: حافظ شبیر حسین ساہی

برائے رابطہ: دفتر ماہنامہ آواز اہل سنت، نیک آباد (مراڑیاں شریف) بائی پاس روڈ گجرات پاکستان

فون: 053-3521401-402 فیکس: 3511855 ای میل Info@ahlesunnat.info

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عالم اسلام کی عظیم دینی درسگاہ **جامعہ قادریہ عالمیہ** نیک آباد (مراڑیاں شریف) بائی پاس روڈ گجرات پاکستان

شعبہ طلباء

☆ مسافر طلبہ کی تعداد 250 کے قریب ہے، جن کیلئے فری تعلیم، فری خوراک، اور فری رہائش کا انتظام ہے، جبکہ مستحقین کیلئے علاج فری ہے

☆ اس شعبہ میں 15 اساتذہ سمیت تقریباً 30 افراد پر مشتمل عملہ بڑی جانفشانی سے خدمت اسلام میں مصروف ہے۔

☆ فارغ التحصیل فضلاء اندرون و بیرون ملک شاندار دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

☆ ahlesunnat.info ویب سائٹ جو کہ عربی انگلش اردو 3 زبانوں پر مشتمل ہے، قائم ہو چکی ہے۔

☆ اس ویب سائٹ سے دیار غیر کے مسلمان بھی مستفید ہوتے ہیں، اور قرآن پاک اور اسکے تراجم اور دیگر دینی علوم سے مستفید ہو سکتے ہیں

☆ دنیا بھر سے بذریعہ ای میل و دیگر ذرائع سے آنے والے سوالوں کے مدلل جوابات و فتاویٰ جات بھی جاری کئے جاتے ہیں۔

☆ مکمل درس نظامی (ثانویہ عامہ، ثانویہ خاصہ، الشہادۃ العالیہ، الشہادۃ العالمیہ) مساوی ایم اے عربی و اسلامیات (جس میں قرآن مجید، حدیث شریف، تفسیر، فقہ، اصول تفسیر، اصول حدیث، اصول فقہ، علم العقائد، صرف و نحو و ادب عربی، اور منطق و فلسفہ و علم المعانی والبیان، علم التجوید والقرأت کے علاوہ دیگر کئی علوم جن میں انگلش و سائنس بھی شامل ہیں، کی تعلیم دی جاتی ہے)۔

☆ حفظ قرآن، تجوید و قرأت و خطابت، فاضل عربی، دورۂ میراث، اسلامی تربیتی کورسز، معلمین و معلمات کی تربیت کے شعبے بھی موجود ہیں

☆ شعبہ تحقیق، شعبہ نشر و اشاعت اور دیگر کئی ایک شعبوں میں تسلسل کے ساتھ کام جاری ہے ☆ جدید ترین P4 کمپیوٹرز کی تعلیم بھی دی جاتی ہے

شعبہ طالبات

☆ مسافر طالبات کی تعداد 500 ہے، جن کیلئے فری تعلیم، فری خوراک، اور فری رہائش کا انتظام ہے، جبکہ مستحق طالبات کیلئے علاج فری ہے

☆ شعبہ طالبات ''شریعت کالج طالبات'' کی پرنسپل محترمہ ر۔ک قادری صاحبہ ہیں اور معلمات و ناظمات و دیگر عملہ کی تعداد 50 ہے۔

☆ کورس کی تکمیل کرنے والی خواتین ہر علاقہ بلکہ بیرونی ممالک میں بھی شاندار علمی خدمات انجام دے رہی ہیں۔

☆ مکمل درس نظامی (ثانویہ عامہ، ثانویہ خاصہ، الشہادۃ العالیہ، الشہادۃ العالمیہ) مساوی ایم اے عربی و اسلامیات کی تعلیم دی جاتی ہے۔

☆ فاضل عربی، اسلامی تربیتی کورسز، اور معلمین و معلمات کی تربیت اور دیگر شعبوں میں کام جاری ہے۔

☆ انگلش وغیرہ کی تعلیم بھی موجود ہے۔ ☆ جدید ترین کمپیوٹرز کی تعلیم کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔

شاخیں: ''جامعہ قادریہ عالمیہ'' اور اسکے شعبہ خواتین ''شریعت کالج طالبات'' کی برانچیں 250 سے زائد ہیں، جو بیرونی ممالک میں بھی موجود ہیں

تعمیرات

☆...... ''جامعہ قادریہ عالمیہ'' کا عظیم الشان ''غوث اعظم بلاک'' مکمل ہو گیا ہے۔ رہائش کی تنگی کے پیش نظر ایک اور عظیم الشان 3 منزلہ بلاک کی تعمیر کی فوری ضرورت ہے۔ ☆...... ''شریعت کالج طالبات'' کی تعمیرات نقشہ کے مطابق مکمل ہو گئی ہیں، رہائش کی سخت تنگی کے پیش نظر مزید توسیع کی فوری ضرورت ہے، جس کیلئے اراضی خرید لی گئی ہے۔ ☆...... ''جامع مسجد عیدگاہ، تعمیرات کے آخری مراحل میں ہے۔

☆...... شہر گجرات میں اشد ضرورت کے پیش نظر کچہری چوک سے متصل چوہدری ظہور الٰہی سٹیڈیم کے مین گیٹ کے سامنے ایک انتہائی قیمتی قطعہ اراضی حاصل کر کے ''جامعہ سیدنا علی (برائے طلبہ و طالبات)'' کی عظیم الشان 3 منزلہ عمارت اور ''جامع مسجد ختم نبوت'' کی توسیع کا کام شروع کر دیا گیا ہے، جس کا تخمینہ لاگت 15 ملین روپے سے زائد ہے۔ ☆...... جامعہ قادریہ عالمیہ کے بالمقابل بائی پاس روڈ گجرات پر ایک نیا رہائشی بلاک، ایک مسجد مسافراں، باب غوث اعظم، اور انٹرنیشنل مکتبہ اہلسنت کی تعمیرات کا کام بھی شروع کر دیا گیا ہے۔ ☆...... سال رواں میں تعلیم، خوراک اور رہائش کے اخراجات 48 لاکھ روپے تک پہنچ چکے ہیں، جبکہ تعمیرات کا کام تسلسل سے جاری ہے، جس کیلئے کروڑوں روپے کی ضرورت ہے۔

احباب سے اپیل ہے کہ ان عظیم الشان دینی منصوبہ جات کی تکمیل کیلئے پر خلوص دعائیں فرمائیں اور اس عظیم دینی خدمت اور صدقہ جاریہ میں اخلاقی و مالی تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ کیونکہ اس پر فتن دور میں دینی مدارس سے تعاون سب سے بڑی دینی خدمت ہے۔

بینک اکاؤنٹ نمبر 8090-2
حبیب بینک سرگودھا روڈ گجرات

الداعی الی الخیر: پیر محمد افضل قادری
مہتمم: جامعہ قادریہ عالمیہ و شریعت کالج طالبات سرپرست۔ مساجد و مدارس کثیرہ

marfat.com

نظام مصطفی لیگ کا قیام کیوں؟

اداریہ

اسلامی جمہوریہ پاکستان ایک نظریاتی اسلامی سٹیٹ ہے جو صرف اور صرف اسلام کے نام پر معرضِ وجود میں آئی۔ بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح نے مشائخ عظام، علماء کرام اور برصغیر کے عام مسلمانوں سے وعدہ کیا تھا کہ پاکستان میں قانون سازی قرآن وسنت کے مطابق ہوگی۔ نیز بحیثیت مسلمان بھی اسلامیانِ پاکستان کی دینی ذمہ داری تھی کہ وہ مملکت خداداد پاکستان میں نظام مصطفیٰ کا نفاذ کر کے سعادات دارین سے بہرہ ور ہوتے لیکن افسوس کہ پاکستان کے حکمران اور عوام المسلمین یہ فریضہ انجام نہ دے سکے۔

اکتوبر 1999ء میں جنرل پرویز مشرف نے اقتدار پر قابض ہونے کے بعد ایک بے دین اور اسلام دشمن لیڈر کمال اتاترک کو اپنا آئیڈیل قرار دیا اور بڑے جارحانہ انداز میں اسلام شکن اقدامات اٹھائے جن میں قادیانیت نوازی، دشمنان اسلام کی غلامی، روشن خیالی کے نام پر تباہ کن فحاشی و بے حیائی، پاکستان کی اسلامی اساس کو ختم کر کے لادینیت بنانے کے عزائم، قانون ناموس رسالت و حدود آرڈیننس میں اسلام شکن ترامیم، پاکستان کو ہندوستان کا مستقل غلام بنانے کی سازشیں، مساجد و مدارس دینیہ کو بدنام کر کے اسلام کے نظام تعلیم و تربیت کو کمزور کرنے کے عزائم اور اسلام کی اصل جماعت سواد اعظم اہلسنّت و جماعت کو دبانے اور بدعقیدہ و مخالفین پاکستان و دہشت گرد عناصر کو حکومتی اداروں پر قابض کرانے کی انتہائی خطرناک منصوبہ بندی، قابل ذکر ہے۔

ان حالات میں بدعقیدہ اور قیام پاکستان کے مخالف سیاستدانوں نے منافقانہ کردار ادا کیا۔ جبکہ پاکستان بنانے والے سنی مشائخ و علماء کے وارثین سواد اعظم اہلسنّت و جماعت مؤثر سیاسی نیٹ ورک نہ ہونے اور اپنی غلط وابستگیوں (بدعقیدہ عناصر، اسلام دشمن حکمران اور لامقصدیت کا شکار سیاستدانوں) کی وجہ سے کوئی موثر کردار ادا کرنے کے قابل نہیں۔

چنانچہ عالمی تنظیم اہلسنّت کی سپریم کونسل نے کفر و الحاد، لادینیت و بدعقید گی کی یلغار کو روکنے، اسلامی اقدار کی حفاظت، غیر اسلامی نظام سیاست کی اصلاح اور وطن عزیز میں نظام مصطفیٰ کے عملی نفاذ کیلئے ''نظام مصطفیٰ لیگ'' کے قیام کا فیصلہ کیا، تاکہ عوام کی فلاح و بہبود، دین، دنیا اور آخرت کی بہتری کیلئے شاندار اقدامات اٹھائے جا سکیں۔

نظام مصطفی لیگ کے انقلابی وفلاحی منشور کے چند نکات درج ذیل ہیں:

☆ حکام و افسران کیلئے باعمل مسلمان ہونا لازم قرار دیا جائے گا اور بدعمل افراد سے فوری استعفیٰ لیا جائیگا۔

☆ حکمرانوں اور افسران کیلئے لازم قرار دیا جائیگا تاکہ وہ خلافت راشدہ کے مطابق اپنی بود و باش عام شہری سے بہتر نہ

marfat.com

رکھیں، اپنی جائیدادوں میں اضافہ نہ کریں، ذاتی تجارتیں بند کردیں اور صرف بیت المال کے وظیفہ پر گزر اوقات کریں ☆پاکستان کا آئین اور جملہ قوانین مملکت از شریعت اسلامیہ کے عین مطابق مرتب کیے جائیں گے ☆موجودہ آئین میں فرقہ واریت کی کھلی چھٹی دی گئی ہے، مسلمانوں کو فرقہ واریت کے ناسور سے نجات دلائی جائیگی ☆دہشت گرد تنظیموں/افراد اور انکے سرپرستوں کی مکمل بیخ کنی کی جائیگی ☆حکومت رعیت کی تمام بنیادی ضرورتیں (مثلاً اخلاقی تربیت و تعلیم، خوراک، رہائش، علاج، انصاف، امن وامان وغیرہا) پورا کرنے کی ذمہ دار ہو گی ☆بھوکوں کے لئے خانقاہوں اور مساجد میں فری لنگر خانے قائم کئے جائیں گے ☆ہر ضرورت مند کو رہائش کے لئے پلاٹ دیا جائے گا اور فوری مکانات کی تعمیر ممکن بنائی جائیگی ☆اسلامی ممالک کو متحد و منظم کرکے خلافت اسلامیہ کے قیام کیلئے اقدامات اٹھائے جائیں گے ☆زکوٰۃ و عشر سے ضرورتمندوں کی ضرورتیں پوری کی جائیں، بے روزگار اور معذور افراد کو گزارا الاؤنس دیا جائے گا مقروضوں کے قرضے اتارے جائیں گے ☆غریب طلباء کو وظیفہ دیا جائے گا، غریب بیماروں کو فری طبی سہولتیں دی جائیں گی ☆جزیہ، خراج، معمولی محاصل اور حکومتی سطح پر تجارت کرکے سادگی کے ساتھ نظام مملکت چلایا جائیگا ☆سود اور ظالمانہ ٹیکس ختم کئے جائیں گے تاکہ تجارت کو فروغ حاصل ہو اور اشیاء صرف سستی ہو سکیں ☆کرپٹ پولیس سے قوم کو نجات دلائی جائے گی اور اس سلسلہ میں انقلابی اقدامات اٹھائے جائیں گے ☆جہیز، زیور سمیت شادی نیز غمی کی تمام فضول رسوم پر سخت پابندی لگادی جائے گی ☆غیر شرعی معاہدے فسخ کئے جائیں گے ☆پاکستان میں غیر ملکی مداخلت مکمل طور پر بند کردی جائے گی ☆عریانی فحاشی کا انسداد کیا جائے گا اور شرعی پردہ و حجاب کے قوانین نافذ کیے جائیں گے ☆دوہرا نظام تعلیم ختم کرکے قدیم وجدید اور دینی ودنیاوی علوم پر مشتمل میٹرک تک ایک ہی نظام تعلیم نافذ کیا جائے گا اور اسے لازم قرار دیا جائے گا، اس کے بعد مختلف علوم وفنون کے تخصصات کے لیے علیحدہ علیحدہ مدت کے علیحدہ علیحدہ نصاب بنائے جائیں گے ☆جن حکمرانوں، افسران اور سیاستدانوں نے دولت میں ناجائز اضافہ کیا ہے انکی جائیدادیں ضبط کی جائیں گی اور غیر ملکی قرضے اتارے جائیں گے۔ ☆انگریز اور پاکستانی حکام کی الاٹ کردہ زمینوں اور پلاٹوں پر نظر ثانی کی جائے گی ☆عدالتوں میں مقدمات کم کرنے کے لیے مسجد سطح پر مصالحتی کمیٹیاں بنائی جائیں گی جو تصفیہ طلب جھگڑوں میں تصفیہ کرائیں گی، ان مصالحتی کمیٹیوں کو حسب ضرورت اختیارات بھی دیئے جائیں گے اور عدالتوں میں ان کی رپورٹ سے بھی مدد لی جائے گی ☆علوم وفنون اور سائنس پر بھرپور توجہ دی جائے گی، علماء محققین اور سائنسدانوں کی سرکاری سطح پر حوصلہ افزائی وسرپرستی کی جائے گی ☆علوم وفنون کو اردو زبان میں پڑھایا جائے گا تاکہ طلباء پر دوہرا تعلیمی بوجھ نہ پڑے، نیز اردو ہی کو دفتری زبان قرار دیا جائے گا اور انگریزی کو اختیاری زبان قرار دیا جائے گا ☆عورتوں کو ہندوانہ معاشرتی مظالم سے نجات دلا کر ان کے تمام اسلامی حقوق بحال کئے جائیں گے۔

غلامان نبی کا شرعی فریضہ ہے کہ وہ بزدل اور مایوس ہو کر بیٹھنے کی بجائے **نظام مصطفی لیگ** میں شامل ہو کر مردان حق کا کردار دہرائیں اور مخیر حضرات اس مقدس تحریک کے لیے مالی وسائل فراہم کریں۔

maarifat.com

یہ بے مثل مقالہ استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری مدظلہ نے ناموس رسالت کمپلیکس سارو کی چیمہ میں منعقدہ 10 روزہ ''ناموس رسالت کورس'' میں پیش فرمایا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے۔ اس کے پہلے حصے یعنی لا الہ الا اللہ میں (جو کہ قرآن مجید پارہ نمبر 26 سورہ محمد آیت نمبر 19 میں ہے) اللہ تعالیٰ کی شان الوہیت اور عقیدہ توحید کا بیان ہے اور دوسرے حصے محمد رسول اللہ میں (جو کہ قرآن مجید پارہ 26 سورہ فتح آیت نمبر 29 میں ہے) خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا اعلان ہے

توحید کیا ہے؟

لفظ توحید، وحدت سے بنا ہے۔ وحدت کا معنیٰ ہے ''تنہائی یا ایک ہونا'' اور توحید کا معنیٰ ہے ''ایک یا یکتا ماننا'' اور شرع شریف میں توحید کا معنیٰ ہے اللہ تعالیٰ کو شان الوہیت (یعنی خدا ہونے میں) یکتا ماننا یعنی یہ عقیدہ رکھنا کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات و صفات میں یکتا ہے اور وہی مستحق عبادت ہے یعنی کائنات میں کوئی بھی ہستی اللہ کی ذات جیسی نہیں اور نہ ہی کسی کی صفات اللہ تعالیٰ کی صفات جیسی ہیں اور نہ ہی اللہ کے سوا کوئی ہستی عبادت کی حقدار ہے۔

شرک کیا ہے؟

شرک کا معنیٰ ہے ''حصہ داری'' اور شریک حصہ دار کو کہتے ہیں اور شرع شریف میں شرک کا معنیٰ ہے کسی ہستی کی ذات یا صفات کو اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات میں حصہ دار بنانا یا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو عبادت کا مستحق ماننا (عبادت یہ ہے کہ کسی ہستی کو خدا مان کر اس کی تعظیم و اطاعت اختیار کرنا) جیسا کہ عیسائیوں نے حضرت عزیر علیہ السلام کو خدا کا بیٹا اور مشرکین عرب نے ملائکہ اور جنوں کو اللہ کی اولاد قرار دے کر اللہ تعالیٰ کی ذات میں شرک کیا۔ اور مشرکین عرب نے بتوں کو بعض امور میں خدا تعالیٰ کے مساوی قرار دیا۔ جیسا کہ ان کا عقیدہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کائنات پیدا کر کے تھک گیا اور نظام کائنات چلانے میں بتوں کا محتاج ہے۔ اسلیئے قرآن میں ہے:

1۔ ''وَمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْب.''

ترجمہ: ''ہمیں جہان کے پیدا کرنے میں کوئی تھکن نہیں پہنچی۔'' (1)

2۔ ''وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ.''

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ نے کسی کو اپنی کمزوری کی وجہ سے دوست نہیں بنایا۔'' (2)

حوالہ 1: ''قرآن مجید'' پارہ نمبر 26، سورہ ق، ایت نمبر 38.
حوالہ 2: ''قرآن مجید'' پارہ نمبر 15، سورہ اسراء، آیت نمبر 111.
حوالہ 3: ''قرآن مجید'' پارہ نمبر 7، سورہ انعام، آیت نمبر 1.

marfat.com

3۔ "ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ."
ترجمہ: "پھر کفار (بتوں کو) اپنے رب کے برابر کردیتے ہیں۔" (3)

نیز کفار کا ایک عقیدہ یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ بعض ہستیوں کی شفاعت ماننے کا پابند ہے اس لیے اس شفاعت کے عقیدہ کو بھی شرک قرار دیا گیا۔

مشرکین اپنے ان عقائد کی بناء پر بتوں کو اپنا الٰہ قرار دیتے تو پھر اُن بتوں کا پکارنا یا اُن کی کسی طرح تعظیم کرنا شرک قرار دیا گیا۔ یعنی مشرکین عرب کا اصل شرک پکارنا فریاد کرنا یا تعظیم کرنا نہ تھا کیونکہ یہ امور قرآن و سنت میں عباد اللہ کے لیے ثابت ہیں بلکہ اصل شرک بعض ہستیوں اور بتوں کو الٰہ قرار دینا تھا۔

لیکن الحمدللہ اہلسنت و جماعت تو انبیاء و اولیاء کو کسی کام میں خدا تعالیٰ کے برابر قرار نہیں دیتے نہ کسی کے اولاد ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں نہ ہی کسی کی شفاعت پر خدا تعالیٰ کے مجبور ہونے یا اللہ تعالیٰ کے عاجز ہونے یا نظام کائنات میں اللہ تعالیٰ کے کسی نبی ولی یا فرشتے کا محتاج ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ لہٰذا حکومت برطانیہ کے پیدا کردہ وہابی مذہب میں صحابہ کرام سے لے کر روئے زمین کے مسلمانوں کو مشرک قرار دینا اسلام اور امت مسلمہ کے خلاف خطرناک سازش ہے۔

اللہ تعالیٰ کی شانِ الوہیت کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ کی شان الوہیت (یعنی الٰہ ہونے کی شان) یہ ہے کہ وہی واجب الوجود ہے۔ واجب الوجود سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ خود موجود ہے وہ موجود ہونے میں کسی کا محتاج نہیں جیسا کہ سورہ اخلاص میں فرمایا:

"اللّٰه الصمد" ترجمہ: "اللہ بے نیاز ہے" (4)

اور اس پر کبھی عدم (موجود نہ ہونا) نہیں آیا اور نہ ہی آئندہ آسکتا ہے اسی کو ازلی و ابدی بھی کہا جاتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز پہلے معدوم تھی اللہ تعالیٰ نے اسے وجود عطا فرمایا اور اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو کسی بھی چیز کو فنا کرسکتا ہے جبکہ اللہ فنا ہونے کے عیب سے پاک ہے۔

اللہ تعالیٰ ہی کائنات کا خالق ہے اور اسی کے حکم سے کائنات کا نظام چل رہا ہے۔ اگرچہ بغیر کسی کا محتاج ہونے کے اس نے فرشتوں، انسانوں اور دیگر مخلوقات کو تدبیر کائنات کے لیے اختیارات دے رکھے ہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

"فالمدبرات امرا."
ترجمہ: "پس قسم ہے ان کی جو کام کی تدبیر کرنے والے ہیں۔" (5)

لیکن حقیقی مدبر صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

وہ ہی اغیب الغیوب ہے یعنی سب سے بڑا غیب ہے۔ عقلا کیلئے اس کا ادراک محال ہے البتہ اس کے افعال کے علم سے اس کی صفات کا اجمالا علم ہوتا ہے اور پھر اس کی صفات کے ذریعے اس کی ذات اقدس کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔

صفاتِ باری تعالیٰ:

حیات، قدرت، علم، ارادہ، دیکھنا، سننا، کلام اور تکوین (یعنی اشیاء کو عدم سے وجود میں لانا اور تبدیلیاں پیدا کرنا) اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں جن کی شان یہ ہے کہ سب

حوالہ3: "قرآن مجید" پارہ نمبر 7، سورہ انعام، آیت نمبر 1.
حوالہ4: "قرآن مجید" پارہ نمبر 30، سورہ اخلاص، آیت نمبر 2.
حوالہ5: "قرآن مجید" پارہ نمبر 30 سورہ نازعات، آیت 5.

marfat.com

صفات ازلی و ابدی و غیر مخلوق ہیں، ذاتی ہیں، مستقل ہیں، حقیقی ہیں اور لامحدود ہیں جبکہ انبیاء کرام، ملائکہ، اولیاء اللہ اور دیگر مخلوقات کی صفات، اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں، عطائی ہیں، غیر مستقل ہیں، مجازی ہیں اور محدود ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی کسی صفت کو مخلوق یا عطائی یا غیر مستقبل ماننا کفر ہے جبکہ مخلوقات کی کسی صفت کو قدیم (غیر مخلوق) یا ذاتی یا مستقل ماننا شرک ہے۔

الحمد للہ صحابہ کبار سے لے کر آج تک اہلسنت و جماعت نے کسی نبی یا ولی کو اللہ تعالیٰ کی ذاتی صفات میں شریک قرار نہیں دیا البتہ چونکہ انبیاء و اولیاء اور دیگر مخلوق کے لیے عطائی صفات قرآن و حدیث اور عقل کی رو سے ثابت ہیں لہٰذا ہم محبوبان خدا کی عطائی صفات کو مانتے ہیں۔

صفات باری تعالیٰ کی مختصر وضاحت:

اللہ تعالیٰ کی حیات سے مراد اس کا علم و قدرت کے ساتھ موجود ہونا ہے۔ اس کی حیات سے یہ مراد نہیں کہ العیاذ باللہ جسم میں روح ڈالی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ جسم و روح سے پاک ہے بلکہ اجسام و ارواح کا خالق ہے۔

قدرت سے مراد یہ ہے کہ وہ ہر ممکن (جو ہو سکے) پر قادر ہے اور اس کی قدرت اس عیب سے پاک ہے کہ محالات (یعنی جن کا ہونا ممکن نہیں) جیسے شریک باری تعالیٰ کا پیدا کرنا یا اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس میں کسی عیب مثلاً جھوٹ، دغا، فریب، ظلم، بیماری، عجز، غفلت، کمزوری، نیند، موت کا پیدا ہونا، ان سے اس کی قدرت متعلق نہیں ہوتی۔ ارشاد باری تعالیٰ

''ان اللہ علی کل شیء قدیر.'' (6)

ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے۔''(7)

یہاں بھی ممکنات (جو ہو سکیں) مراد ہیں۔ البتہ وہابی (اہلحدیث، دیوبندی اور مودودی) کتب میں اس عقیدہ کی نفی کی گئی ہے۔ انشاء اللہ تنزیہ باری تعالیٰ کی بحث میں اس کی نشاندہی کی جا رہی ہے۔

علم سے مراد یہ ہے کہ ہر چیز ہمیشہ سے اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔ اللہ تعالیٰ اس عیب سے پاک ہے کہ وہ کسی شئ کے علم کو دریافت یا حاصل کرے۔ تقدیر الٰہی سے بھی یہی مراد ہے کہ ہر چیز ہمیشہ سے اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے علم کے مطابق ہر چیز کو لوح محفوظ پر لکھ دیا ہوا ہے۔ البتہ شیعہ مذہب میں بدا (یعنی اللہ تعالیٰ کو ایک چیز کا علم نہیں ہوتا تو بعد میں علم حاصل ہو جاتا ہے) کا عقیدہ ہے اور معتزلہ اور وہابیوں (نجدیوں و دیوبندیوں) نے اپنے تراجم و تفاسیر قرآن میں اللہ تعالیٰ کے علم ازلی کی نفی کی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس مضمون کے آخر میں تنزیہ باری تعالیٰ کی بحث میں اس کی نشاندہی کریں گے۔

ارادہ اور مشیت سے مراد یہ ہے کہ کائنات میں کوئی کام خیر ہو یا شر اللہ تعالیٰ کے ارادے (یعنی کی دی گئی قوت) کے بغیر ممکن نہیں۔ البتہ خیر پر اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے اور اگر کوئی انسان اپنے قصد و ارادہ سے برا کام کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوتا ہے اور تعلیم یہ دی گئی ہے کہ خیر کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کیا جائے اور شر کو ادباً انسان اپنی ذات کی طرف منسوب کرے۔

دیکھنے اور سننے سے مراد ہے کہ وہ جسمانی آنکھ اور کان کے بغیر ہر چیز کو دیکھتا ہے اور ہر آواز کو سنتا ہے۔

کلام سے مراد کلام نفسی ہے جو کہ ارادے میں ہوتی ہے۔ کلام لفظی جس کا تعلق زبان اور جسم سے ہوتا

حوالہ 6. ''قرآن مجید'' پارہ نمبر 1، سورہ بقرہ، آیت نمبر 20.
حوالہ 7. ''قرآن مجید'' پارہ نمبر 28، سورہ طلاق، آیت نمبر 12.

marfat.com

ہے اس سے اللہ تعالیٰ پاک ہے اللہ تعالیٰ کا کلام نفسی غیر مخلوق ہے اور کلام لفظی، کاغذات اور نقوش سب مخلوق ہیں۔ معتزلہ فرقہ کے نزدیک کلام اللہ مخلوق ہے۔ امام احمد بن محمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو دور عباسی میں اسی عقیدے کی وجہ سے کوڑے مار مار کر شہید کر دیا گیا لیکن آپ ڈٹے رہے کہ اللہ تعالیٰ کا کلام غیر مخلوق ہے۔ اہلسنت کے نزدیک کلام اللہ کو مخلوق کہنا کفر ہے اور صحابہ کبار نے بھی اس بدعتی عقیدے کو کفر قرار دیا ہے۔

تکوین سے مراد کسی شئ کو پیدا کرنا یا کوئی تبدیلی لانا ہے۔ اگرچہ بہت سی چیزیں فرشتے اور انسان بنالیتے ہیں اور تبدیلیاں بھی لاتے ہیں لیکن خالق حقیقی اللہ تعالیٰ ہی ہے کیونکہ فرشتوں اور انسانوں کو اور ان کی تمام صلاحیتوں کو اور تمام مواد کو اللہ تعالیٰ ہی نے پیدا کیا ہے اور سب کچھ اس کی مشیت وارادہ ہی سے ہوتا ہے۔

عبادت کیا ہے؟ چونکہ الٰہ کا التزامی معنیٰ مستحق عبادت ہے لہٰذا عبادت کا مفہوم جاننا بھی ضروری ہے۔ لغت عرب میں عبادت کا معنیٰ ہے:

''اَقْصٰی غَایَۃِ الْخُضُوْعِ وَالتَّذَلُّلِ.''

اور شریعت اسلامیہ میں عبادت کا اطلاق اس عاجزی واطاعت پر ہوتا ہے جو کسی ہستی کو الٰہ تصور کر کے اس کے لئے اختیار کی جائے۔ اور ظاہر ہے کہ کسی ہستی کو جب الٰہ تصور کر کے اس کی اطاعت کی جائے گی یا اس کے سامنے عاجزی کا اظہار کیا جائے گا تو وہی اطاعت و عاجزی آخری درجے کی ہوگی۔

لہٰذا نتیجہ یہ نکلا کہ غیر الٰہ کی اطاعت اور اُس کی تعظیم پر عبادت کا اطلاق نہیں ہوگا۔ جیسا کہ اسلام میں ماں باپ اُستاذ بزرگان دین اور انبیاء کرام کے ادب واحترام کا حکم دیا گیا ہے اور ایسے ہی مقامات مقدسہ اور اللہ کے بندوں کی نشانیوں کی تعظیم و تکریم کی بھی تعلیم دی گئی ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰہِ فَاِنَّھَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ.''

ترجمہ: ''اور جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کے تقویٰ کی وجہ سے ہے۔'' (8)

اور قرآن پاک میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے منسوب پتھر مقام ابراہیم اور حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا سے منسوب پہاڑیوں صفا مروہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نشانیاں قرار دیا ہے۔ اور مقام ابراہیم کو جائے نماز بنانے کا خصوصی حکم دے کر واجب التعظیم اور متبرک قرار دیا ہے۔

عبادت خدا اور تعظیم عباد اللہ میں فرق کی ایک مثال سجدہ بھی ہے فرشتوں نے اللہ کو الٰہ سمجھ کر سجدہ کیا تو عبادت خدا قرار پایا اور جب حضرت آدم علیہ السلام کو خلیفۃ اللہ سمجھ کر سجدہ کیا تو یہ سجدہ تعظیم آدم قرار پایا۔

لہٰذا ثابت ہوا کہ کسی ہستی کو الٰہ سمجھ کر اس کے ساتھ ادب واطاعت کا جو معاملہ بھی ہوگا اس پر عبادت کا اطلاق ہوگا اور کسی ہستی کے بارے میں الٰہ ہونے کا تصور نہیں ہوگا تو اس کی تعظیم و تکریم اور اطاعت پر عبادت کا اطلاق نہیں ہوگا۔

مخالف فرقوں کا الزام شرک باطل ہے:

الٰہ اور عبادت کے بالا صحیح مفہوم سے واضح ہو گیا کہ نجدی فکر کے علماء کا اہلسنت وجماعت پر الزام شرک درست نہیں۔ کیونکہ ہم کسی نبی، ولی کو شان صمدیت کا مالک نہیں سمجھتے بلکہ تمام انبیاء و اولیاء کو تمام اُمور میں اللہ

حوالہ 8 ''قرآن مجید'' پارہ نمبر 17، سورہ حج، آیت نمبر 32

maarfat.com

تعالیٰ کا نیاز مند سمجھتے ہیں اور والدین اساتذہ سے لے کر ملائکہ وانبیاء تک اور ایسے ہی مقامات مقدسہ مزارات اولیاء وانبیاء کے ادب واحترام میں کسی ہستی اور مقام کو کلی یا جزوی طور پر ذات صفات اور افعال میں اللہ تعالیٰ کی مثل نہیں سمجھتے جبکہ کفار بہت سے امور میں اللہ تعالیٰ کو بتوں کا محتاج مانتے تھے۔

اُمت مسلمہ پر شرک و کفر کے فتوؤں کا ابطال حدیث پاک سے بھی واضح ہے۔ صحیح بخاری جلد دوم میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''اِنِّی لَسْتُ اَخشٰی عَلَیکُمْ اَنْ تُشرِکُوا وَلٰکِنِّیْ اَخشٰی عَلَیکُمُ الدُّنیا اِنْ تَنافَسُوھا.'' (9)

ترجمہ: ''بیشک مجھے کوئی خدشہ نہیں کہ تم میرے بعد شرک کروگے لیکن مجھے تم پر دنیا کے بارے میں ڈر ہے کہ تم اس میں بہت زیادہ رغبت کرنے لگوگے۔'' (10)

نبی غیب دان ﷺ نے اس حدیث مبارکہ میں پیش گوئی فرمادی کہ میری امت مشرک نہیں ہوگی۔ جو لوگ اس پیش گوئی کے باوجود مسلمانوں کے سواد اعظم کو مشرک قرار دیتے ہیں وہ رسول اکرم ﷺ کی اس پیش گوئی کی گستاخی کا ارتکاب کرتے ہیں۔ العیاذ باللہ!

محبوبان خدا کی صفات اور اختیارات کی نفی کرنا، کیا یہ توحید ہے؟

نجدی فکر کے لوگ اپنی تقریر و تحریر میں بضد رہتے ہیں کہ جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ کے سوا کوئی مشکل کشائی و حاجت روائی کر سکتا ہے یا دور سے یا وفات کے بعد فریاد سن سکتا ہے یا نفع و نقصان پہنچا سکتا ہے یا اسباب ظاہریہ کے بغیر کام کر سکتا ہے یا کوئی غوث اعظم یاداتا ہے یا غیب جانتا ہے تو وہ شرک کرتا ہے کیونکہ یہ سب اللہ کی شانیں ہیں، اللہ کے سوا کسی کو ایسی شان حاصل نہیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ کسی نبی ولی یا فرشتے یا کسی بھی مخلوق کو مندرجہ بالا شانوں میں سے کوئی شان اللہ تعالیٰ کے عطا کرنے کے بغیر حاصل ہوگئی ہے تو یقیناً یہ شرک ہے کیونکہ کسی مخلوق میں کوئی ذاتی صفت ماننا شرک ہے اور کفار عرب کے عقائد میں کچھ ایسی قسم کے شرکیات موجود تھے جبکہ ذاتی صفات صرف اللہ تعالیٰ کی ہیں اور الحمد للہ صحابہ کبار، صوفیاء اسلام اور علماء اہلسنّت میں سے کسی کی تقریر و تحریر سے ثابت نہیں کیا جاسکتا کہ کسی نے کسی نبی، ولی یا فرشتے کے لیے مندرجہ بالا شانوں میں سے کسی شان کے بارے میں یہ عقیدہ اختیار کیا ہو کہ یہ شان فلاں نبی یا ولی کو اللہ تعالیٰ کے عطا کرنے کے بغیر حاصل ہوئی۔

بلکہ لاتعداد تحریروں و تقریروں میں ہم نے ہمیشہ واضح کیا ہے کہ یہ سب شانیں اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہیں اور اس پر قرآن وسنت میں مضبوط دلائل موجود ہیں اور پھر یہ کہ اللہ کیلئے یہ شانیں عطا کرنا محال نہیں ہے بلکہ تحت قدرت باری تعالیٰ ہے جبکہ الوہیت کی حقیقی اور ذاتی شانیں صرف اللہ کے پاس ہیں اور اللہ تعالیٰ کسی کو الوہیت عطا نہیں کر سکتا کیونکہ الوہیت غیر اللہ کیلئے محال ہونے کی وجہ سے تحت قدرت باری تعالیٰ نہیں ہے اور لا الہ الا اللہ سے بھی یہی مراد ہے کہ اللہ کے بغیر کسی کا الہ ہونا ممکن نہیں۔

مشکل کشائی و حاجت روائی:

محبوبان خدا کے عطائی اختیارات قرآن وحدیث سے ثابت ہیں۔ اور انبیاء واولیاء، اللہ تعالیٰ کی عطا واذن سے

حوالہ09: ''صحیح بخاری'' کتاب المغازی، باب غزوۃ احد، حدیث نمبر 3736، ترقیم العلمیہ۔
حوالہ10: ''صحیح بخاری'' کتاب الجنائز، باب الصلوٰۃ علی الشہید، جلد:1، صفحہ:179، طبع قدیمی کتب خانہ۔

maktabah.org

مشکل کشائی و حاجت روائی کر سکتے ہیں۔ اس عقیدے سے قطعاً شرک لازم نہیں آتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا مشکل کشا و حاجت روا ہونا اس کی ذاتی و حقیقی صفت ہے جبکہ انبیاء و اولیاء یا کسی اور کا مشکل کشا و حاجت روا ہونا عطائی و مجازی ہے۔ سورہ یوسف میں ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے بیٹے حضرت یوسف علیہ السلام کے فراق کے غم میں نابینا ہو گئے تھے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا:

''اذھبوا بقمیصی ھذا فالقوہ علی وجہ ابی یات بصیرا۔''

ترجمہ: ''میرا یہ کرتا لے جاؤ اسے میرے باپ کے منہ پر ڈالو ان کی نظر واپس لوٹ آئے گی۔'' (11)

اسی سورہ یوسف میں ہے: ''پھر جب خوشی سنانے والا آیا تو اس نے وہ کرتا یعقوب علیہ السلام کے منہ پر ڈالا اسی وقت ان کی نظر واپس آ گئی۔'' (12)

اور قرآن مجید میں ہے:

''وابرئ الاکمہ والابرص واحی الموتی باذن اللہ۔''

ترجمہ: ''اور میں شفا دیتا ہوں مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو اور میں مردے زندہ کرتا ہوں اللہ کے حکم سے۔'' (13)

قرآن مجید کے صرف مندرجہ دو حوالوں سے روز روشن کی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ محبوبانِ خدا اللہ تعالیٰ کی عطا سے ظاہری اسباب و وسائل کے بغیر بھی حاجت روائی و مشکل کشائی حتیٰ کہ خرق عادت کا مظاہرہ بھی فرما سکتے ہیں

اور حدیث پاک میں ہے، حضرت جابر بن عبداللہ انصاری فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے مقام پر پانی ختم ہو گیا تو صحابہ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس پیاس کی شکایت کی اور عرض کیا لشکر میں پانی ختم ہو گیا ہے۔ ماسوائے اس پانی کے جو کہ آپ کے رکوہ (برتن) میں ہے تو آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ رکوع میں رکھا:

''فجعل الماء یفور من بین اصابعہ کا مثال العیون۔''

ترجمہ: ''تو پانی آپ کی انگلیوں سے چشموں کی طرح نکلنے لگا۔'' (14) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے پانی پیا وضو کیا برتن بھر لئے لیکن پانی ختم نہیں ہوا۔ پوچھا گیا صحابہ کی تعداد کتنی تھی فرمایا پندرہ سو تھے اور

''واللہ لو کنا ماۃ الف لکفانا۔''

ترجمہ: ''قسم بخدا اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو کافی تھا''

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مصیبت کے وقت محبوبانِ خدا کا وسیلہ اختیار کرنا صحابہ کبار کی سنت ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب بندوں کو مشکل کشائی، حاجت روائی اور اسباب ظاہریہ کے بغیر بھی کام انجام دینے کی طاقتیں عطا فرمائی ہیں۔

محبوبانِ خدا کو مدد کیلئے پکارنا اور ان کا ظاہری حیات اور بعد از وصال مدد کرنا:

صحیح بخاری میں حدیث پاک ہے:

''وما یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احببتہ فاذا احببتہ فکنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بھا ورجلہ التی یمشی بھا وان سالنی لاعطینہ ولئن استعاذنی لاعیذنہ۔

ترجمہ: ''میرا بندہ (فرائض کے بعد) نفل عبادات کے ذریعے میرا قرب پایا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس

حوالہ 11: ''قرآن مجید'' پارہ نمبر 13، سورہ یوسف، آیت نمبر 93۔
حوالہ 12: ''قرآن مجید'' پارہ نمبر 13، سورہ یوسف، آیت نمبر 96۔
حوالہ 13: ''قرآن مجید'' پارہ نمبر 3، سورہ آل عمرآن، آیت نمبر 49۔
حوالہ 14: ''صحیح بخاری'' کتاب المناقب باب علامات النبوۃ، حدیث نمبر 3311، وصحیح مسلم۔

سے محبت کرتا ہوں۔ پس جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کا کان ہو جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھیں ہو جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے اور اس کے ہاتھ ہو جاتا ہوں۔ جن سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں ہو جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگے تو اسے ضرور عطا کرتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ مانگے تو ضرور پناہ دیتا ہوں۔" (15)

بخاری شریف کی اس صحیح حدیث سے روز روشن کی طرح ثابت ہو جاتا ہے کہ محبوبانِ خدا پر جب اللہ تعالیٰ کے انوار و تجلیات کا نزول ہوتا ہے اور وہ صفات الٰہیہ کا مظہر بن جاتے ہیں تو ان کی جسمانی قوتیں، سننا دیکھنا، پکڑنا، چلنا عام انسانوں کی طرح نہیں ہوتا بلکہ دوریاں اور فاصلے ختم ہو جاتے ہیں اور جہاں میں جہاں چاہیں دور و نزدیک سے سننے دیکھنے اور امداد کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور یہ ولایت الٰہیہ کا کوئی دنیاوی عہدہ نہیں کہ وفات سے ختم ہو جائے بلکہ ذات حی و قیوم کی دوستی اور اس کا قرب، وفات کے بعد بھی برقرار رہتا ہے۔ لہٰذا وہ اپنی قبروں سے بھی اہل دنیا کو فیض عطا فرماتے ہیں اور امداد کرنے کی پہلے سے زیادہ صلاحیت رکھتے ہیں۔

قرآن مجید میں ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے درباریوں سے کہا تم میں سے کون ہے جو بلقیس کا تخت اسکے پہنچنے سے پہلے میرے پاس لائے تو ایک جن کے بعد ایک عالم ربانی (آصف بن برخیار رضی اللہ عنہ) نے کہا:

"انا اتیک به قبل ان یرتد الیک طرفک"

ترجمہ: "میں اسے آپ کی آنکھ جھپکنے سے بھی پہلے لاتا ہوں۔" (16)

کتب تفاسیر کے مطابق حضرت سلیمان علیہ السلام اس وقت ملک شام میں تھے اور بلقیس کا تخت صنعاء یمن میں تھا تو سلیمان علیہ السلام کی امت کے ایک ولی اللہ وہ بہت بڑا تخت ایک پل مارنے سے پہلے ایک ملک سے اٹھا کر دوسرے ملک میں لے آئے۔ جس سے واضح ہے کہ اللہ کے بندوں سے مدد مانگنا اور انہیں مدد کے لیے پکارنا حضرت سلیمان علیہ السلام کی سنت ہے۔ نیز اس سے محبوبان خدا کا دور سے دیکھنا اور تصرف کرنا روز روشن کی طرح واضح ہے اسی رفیع مرتبہ کا اظہار کرتے ہوئے سید الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی امت کے مرکزی ولی حضرت سیدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی اپنے قصیدہ میں فرماتے ہیں

نظرت الی بلاد اللہ جمعا ... کخردلة علی حکم الاتصال

ترجمہ: میں نے اللہ تعالیٰ کی ساری کائنات کو بیک وقت رائی کے دانہ کی مانند دیکھا۔

قرآن مجید میں جہاں غیر اللہ کو پکارنے یا غیر اللہ سے مدد مانگنے کو شرک قرار دیا گیا ہے اس سے مراد کسی کو خدا قرار دے کر اسے پکارنا یا مدد مانگنا ہے۔ مسلمانوں کیلئے اللہ کے بندوں کو پکارنا اور انسے مدد مانگنا نہ صرف جائز بلکہ سنت انبیاء و سنت صحابہ کبار ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

"من انصاری الی اللہ."

ترجمہ: کون ہے اللہ کے یعنی اللہ کے دین کیلئے میرا مددگار۔" (17)

یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں جو اللہ کے بندوں کو مدد کے لیے پکار رہے ہیں۔ (**جاری ہے!!!**)

حوالہ15: "صحیح بخاری" کتاب الرقاق، باب التواضع، حدیث نمبر 6021.
حوالہ16: "قرآن مجید" پارہ نمبر 19، سورہ نمل، آیت نمبر 40.
حوالہ17: "قرآن مجید" پارہ نمبر 3، سورہ آل عمران، آیت نمبر 52.

marfat.com

حدیث کی رو سے بدعت کیا ہے؟

تحریر: استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری مدظلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"عَنْ عائشۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ھٰذَا مَالَیْسَ مِنْہُ فَھُوَ رَدٌّ."

حوالہ: "صحیح مسلم" کتاب الاقضیہ، باب نقض الاحکام الباطلہ الخ، حدیث نمبر 3242۔

ترجمہ: ''ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو ہمارے اس کام (دین) میں ایسی نئی چیز پیدا کرے جو اس (دین) میں سے نہ ہو تو وہ مردود (غیر مقبول) ہے۔''

حدیث کا مفہوم:

نبی اکرم ﷺ نے دین میں پیدا ہونے والی ہر اس نئی چیز کو مردود فرمایا جو دین میں سے نہ ہو۔ دین میں سے نہ ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ وہ نئی چیز دلائل شرعیہ میں سے کسی دلیل سے ثابت نہ ہو بلکہ دلائل شرعیہ میں سے کسی ایک کے مخالف یا کسی حکم شرعی میں تبدیلی پیدا کردینے والی ہو۔ دلائل شرعیہ سے مراد ہے:

1. کتاب اللہ۔

2. سنت رسول اللہ (یہاں سنت سے مراد وہ حدیثیں ہیں جو امت کیلئے قابل عمل ہیں)۔

3. اجماع امت (کسی مسئلہ کے حکم پر فقہاء اسلام کی آراء کا متفق ہو جانا)۔

4. قیاس شرعی ہے (قیاس شرعی یہ ہے کہ شرع شریف میں کسی مسئلہ میں کسی علت کی بنیاد پر حکم موجود ہو لیکن کسی دوسرے مسئلہ میں حکم موجود نہ ہو اور اس مسئلہ میں بھی وہی علت پائی جاتی ہو تو کوئی مجتہد عالم اس دوسرے مسئلہ میں بھی وہی حکم بیان کردے۔ جیسا کہ ہزاروں نئے مسائل میں فقہاء اسلام نے اجتہاد کرکے احکام بیان فرمائے)

حدیث بالا سے واضح ہو گیا کہ دین میں نئی پیدا کی گئی ہر چیز مردود نہیں ہے، مردود وہ نئی چیز ہے جس کی دلیل شرع شریف میں موجود نہ ہو بلکہ وہ نئی چیز دین سے متصادم ہو یا دین میں تغیر و تبدل پیدا کردینے والی ہو۔ چنانچہ شارح مشکوٰۃ علامہ علی قاری مکی فرماتے ہیں:

"قَالَ الشَّافِعِیُّ مَا اُحْدِثَ مِمَّا یُخَالِفُ الْکِتَابَ اَوِ السُّنَّۃَ اَوِ الْاَثَرَ اَوِ الْاِجْمَاعَ فَھُوَ ضَلَالَۃٌ وَمَا اُحْدِثَ مِنَ الْخَیْرِ مِمَّا لَا یُخَالِفُ شَیْئًا مِنْ ذَالِکَ فَلَیْسَ بِمَذْمُوْمٍ."

ترجمہ: ''امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جو نئی چیز پیدا کی جائے جو کہ کتاب اللہ، سنہ رسول اللہ یا آثار صحابہ یا اجماع امت کے مخالف ہو تو وہ گمراہی ہے اور جو

marfat.com

اچھی نئی چیز پیدا کی جائے جو ان (دلائل شرعیہ) میں سے کسی ایک کے مخالف نہ ہو تو وہ بُری نہیں۔"

حوالہ: "مرقاۃ شرح مشکوۃ المصابیح"

ابتدائے مضمون میں بیان کی گئی حدیث بدعت اور اس کے اقسام واحکام کی اصل ہے لہٰذا ہم بدعت کی حقیقت اور اقسام پر مختصر گفتگو کرتے ہیں۔

بدعت کی حقیقت اور اقسام:

بدعت کا معنی "ایجاد" اور "نئی چیز" ہے۔ جبکہ شرع شریف میں بدعت کا معنی ہے "ایسی نئی چیز جو رسول اللہ ﷺ کے ظاہری زمانہ میں نہ ہو۔ پھر بدعت کی دو قسمیں ہیں:

1۔ بدعت حسنہ (اچھی بدعت)

2۔ بدعت سیئہ (بری بدعت)

بدعت کی یہ دونوں قسمیں صحیح مسلم اور صحیح جامع ترمذی کی اس حدیث سے روز روشن کی طرح واضح ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا ...... وَمَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعَلَيْهَا وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا"

ترجمہ: "جو کوئی اسلام میں اچھا طریقہ ایجاد کرے اس کیلئے اس کا اجر اور اس پر عمل کرنے والے کا اجر بھی......اور جو اسلام میں بُرا طریقہ ایجاد کرے تو اس پر اسکا گناہ اور اس پر عمل کرنے والے کا گناہ بھی۔"

حوالہ: "صحیح مسلم" کتاب الزکاۃ، باب الحث علی الصدقۃ الخ، حدیث نمبر 1691۔

بدعت کی یہ تقسیم بڑے بڑے محدثین وفقہاء نے بھی کی ہے۔ نیز غیر مقلدین کے نواب وحید الزمان نے "ھدیۃ المھدی" میں اور دیوبندیوں کے مولوی اشرف علی تھانوی نے "مواعظ میلاد" میں بیان کی ہے اور "ھدیۃ المھدی" میں یہی تقسیم حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سے بھی منقول ہے۔

بدعت حسنہ:

وہ نیا مسئلہ جس کی اصل دلائل شرعیہ میں موجود ہو جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کو ایک جماعت کے ساتھ نماز تراویح کا حکم دیا اور اس کے بعد جب لوگوں کو ایک جماعت کے ساتھ نماز تراویح پڑھتے دیکھا تو خوش ہوئے اور فرمایا:

"نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ"

ترجمہ: "یہ اچھی بدعت ہے۔"

حوالہ: "صحیح بخاری" کتاب صلوۃ التراویح، باب فضل من قام رمضان، جلد1، صفحہ 269، حدیث 1871۔

ایسے ہی قرآن مجید کا کتابی صورت میں جمع کرنا، قرآن پاک کے الفاظ پر حرکات وسکنات لگانا، قرآن پاک کے مختلف زبانوں میں ترجمے کرنا، حاشیے اور تفاسیر لکھنا، حدیث اور علوم دینیہ کی ہزاروں کتابیں، دینی تعلیم کیلئے نصاب مقرر کرنا، مسجدوں میں مینار بنانا، تبلیغ دین کے جدید طریقے، محافل میلاد، گیارہویں شریف، ختم قل وچہلم اور ایصال ثواب کی دیگر محافل ذکر وفکر ومجالس اصلاح وارشاد، اور ہزاروں نئے دینی کام بدعت حسنہ ہیں، جن میں سے بعض واجب بعض مستحب اور بعض مباح کا درجہ رکھتے ہیں۔

لہٰذا ہم کہتے ہیں:

marfat.com

☆ ''الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ'' پڑھنا صحیح ہے، کیوں کہ اس کی اصل (نماز میں ''السلام علیک ایھا النبی'' اور حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ''یا محمد'' پکارنا) دین میں موجود ہے۔

☆ اسی طرح اذان میں نبی کریم ﷺ کا نام مبارک سن کر انگوٹھے چومنا صحیح ہے، کیوں کہ اس کی اصل، مطلق تعظیم رسول کے احکام شرعیہ اور اس کا سنت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہونا دین میں موجود ہے۔

☆ محافل میلاد منعقد کرنا صحیح ہے، کیوں کہ اس کی اصل (خود اللہ تعالیٰ کا قرآن مجید میں انبیاء کرام کی ولادت کا ذکر کرنا) دین میں موجود ہے۔

☆ اسی طرح ختم گیارہویں، ختم قل و چہلم اور دیگر ختم جائز ہیں، کیوں کہ ان کی اصل (دعاء مغفرت، ایصال ثواب، تلاوت قرآن، نعت خوانی، وعظ و نصیحت اور ذکر و فکر وغیرہا) دین میں موجود ہے۔

☆ قرآن مجید کا ترجمہ لکھنا جائز ہے اگرچہ عمل نبوی و عمل صحابہ سے ثابت نہیں، کیوں کہ اس کی اصل (یعنی تعلیم قرآن) دین میں موجود ہے۔

یاد رہے! چوں کہ بدعت حسنہ کی اصل شرع شریف میں موجود ہوتی ہے لہٰذا بدعت حسنہ درحقیقت سنت الاسلام ہے کیوں کہ سنت کا ایک معنیٰ شریعت اسلامیہ بھی ہے اور بدعت حسنہ کی اصل شریعت میں موجود ہوتی ہے۔

بدعت سیئہ:

وہ نئی چیز جس کی اصل اور دلیل شریعت میں موجود نہ ہو۔ یعنی وہ کسی عمومی قاعدے یا دلیل خصوصی سے ثابت نہ ہو سکے بلکہ اس سے کسی حکم شرعی کا خلاف ہوتا ہو اور اسکا پیروکار اسے دین اور شریعت کا حصہ قرار دے۔

لہٰذا بدعت سیئہ کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ اس کے پائے جانے سے کسی حکم شرعی اور سنت اسلام کو نقصان پہنچتا ہے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مَا اَحدَثَ قَومٌ بِدعَۃً اِلَّا رَفعَ مِثلُھَا مِنَ السُّنَّۃِ فَتَمَسُّکُ بِسُنَّۃٍ خَیرٌ مِنُ احدَاثِ بِدعَۃ۔''

ترجمہ: ''جو قوم کوئی بدعت (سیئہ) ایجاد کرے تو اس کی مثل سنت اٹھالی جاتی ہے، پس سنت کو تھامنا بدعت ایجاد کرنے سے بہتر ہے۔''

حوالہ: ''مسند احمد'' حدیث غضیف بن الحرث رضی اللّٰہ عنہ، جلد نمبر 4، صفحہ نمبر 105، طبع مصر۔

اس کی مثال:

☆ جیسا کہ آج کل جنت المعلیٰ مکہ مکرمہ اور دیگر کئی قبرستانوں میں نجدیوں نے پختہ قبریں تعمیر کی ہوئی ہیں، مُردوں پر زہریلے کیمیکل ڈال کر جلا دیتے ہیں اور جب چاہتے ہیں تو پگھلے ہوئے مُردوں کی راکھ اور جلی اور گلی ہوئی ہڈیاں قبروں سے باہر نکال پھینکتے ہیں، یہ سارا کافرانہ عمل حرمین شریفین میں قابض نجدی علماء کی سرپرستی میں ہوتا ہے۔ نجدیوں وہابیوں کا یہ برا عمل دلائل شرعیہ سے کسی طرح بھی ثابت نہیں بلکہ مُردوں کو جلا کر راکھ کر دینا ہندوؤں اور سکھوں کا طریقہ ہے، یہ کافرانہ عمل مُردوں کی سخت توہین و تذلیل ہے، جبکہ احادیث میں مسلمانوں کے مردہ اجسام کا بھی احترام کرنے کا حکم ہے۔

عقائد میں بدعت سیئہ کی مثال:

☆ جیسا کہ تمام وہابی فرقوں (دیوبندی، مودودی،

marfat.com

تبلیغی و نام نہاد اہلحدیث) کے مسلمہ مرشد و مجدد شاہ اسماعیل دہلوی نے اپنی کتاب ''صراط مستقیم'' میں لکھا ہے:

''وصرف ہمت بسوئے شیخ وامثال آں از معظمین گو جناب رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ از استغراق درصورت گاؤ خر خود بدتر است''

ترجمہ: ''اور (نماز میں) پیر و مرشد اور اس بڑی ہستیوں اگرچہ جناب رسالت مآب ہی ہوں کی طرف خیال لے جانا اپنی گائے اور گدھے کے خیال میں ڈوب جانے سے کئی گنہ زیادہ بُرا ہے۔'' (العیاذ باللہ من ذالک!)

حالانکہ نماز میں ''السلام علیک ایہا النبی'' اور ''اللہم صلی علی محمد'' جیسے الفاظ سے خیال ضرور بالضرور بارگاہ نبوی کی طرف جاتا ہے۔ لہذا وہابیہ کا یہ عقیدہ سنت سے متصادم، بارگاہ نبوی میں کھلی گستاخی اور غلیظ گالی ہونے کی وجہ سے بدترین بدعت سیئہ ہے۔

☆ اور جیسا کہ جماعت اسلامی کے ابوالاعلیٰ مودودی نے عصمت انبیاء پر جارحانہ حملے کرتے ہوئے ''تفہیم القرآن'' جلد اول، سورہ انعام کے حاشیہ 32 میں لکھا ہے:

''لہذا میرے (نبی ﷺ) اور تمہارے (کفار) کے درمیان بینا اور نابینا کا سا فرق ہے اور اسی اعتبار سے مجھے تم پر فوقیت ہے نہ اس اعتبار سے کہ میرے پاس خدائی کے خزانے ہیں یا میں عالم الغیب ہوں یا انسانی کمزوریوں سے مبرا ہوں۔''

بالا عبارت میں احادیث کے انکار اور دیگر گستاخیوں کے علاوہ یہ کہا گیا کہ نبی ﷺ کفار کی طرح انسانی کمزوریوں سے مبرا نہیں تھے، شان عصمت مصطفی ﷺ کا انکار اور شان اقدس میں کھلی گستاخی ہے اور یہ عقیدہ بدعت سیئہ ہے کیوں۔ کہ یہ عقیدہ دلائل شرعیہ سے ثابت نہیں بلکہ متصادم ہے۔

رافضی، خارجی، جبری، قدری، معتزلہ، وہابی، مرزائی، مودودی اور پرویزی وغیرہ تمام باطل فرقوں کے عقائد باطلہ بدعت سیئہ ہیں، اور یہ تمام فرقے بدعتی ہیں۔ لیکن حیرت ہے کہ دیوبندی وہابی جن کے سینکڑوں عقائد میں اللہ تعالیٰ، رسول اکرم ﷺ اور محبوبان خدا کی کھلی توہین و تنقیص پائی جاتی ہے اور ان کے تمام گستاخانہ عقائد قرآن وسنت سے شدید متصادم اور بدترین بدعت ہیں، اپنے عقائد باطلہ سے توجہ ہٹانے کے لئے اہلسنت وجماعت کے پاکیزہ معمولات مثلاً میلاد شریف، ختم گیارہویں شریف اور اعراس بزرگان دین کو بدعت قرار دے کر صوفیاء اسلام اولیاء امت اور ان کے پیروکار اہلسنت اہل جنت کو بدعتی کی گالی دیتے ہیں اور بدعت کی غلط تعریف کر کے سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں۔

کیا ہر جائز کام کو عمل نبوی و عمل صحابہ سے ثابت کرنا ضروری ہے؟

میلاد مصطفی ﷺ، ختم گیارہویں اور دیگر وہ پاکیزہ پروگرام جو وہابی فرقے کے مزاج کے موافق نہیں کے بارے میں وہ عامۃ المسلمین کو دھوکہ دیتے ہیں اور کہتے ہیں میلاد اور ختم گیارہویں کے پروگرام چونکہ ہوبہو اسی مخصوص انداز میں عمل نبوی و عمل صحابہ سے ثابت نہیں لہذا بدعت ہیں۔ گویا ان کے نزدیک بدعت وہ ہے جو عمل نبوی و عمل صحابہ سے ثابت نہ ہو سکے، اور دلائل شرعیہ صرف عمل نبوی و عمل صحابہ میں محدود ہیں۔ اس قسم کی باتوں سے یہ لوگ بدعت کی تعریف میں خیانت کرتے

marfat.com

ہیں اور عمل نبوی و عمل صحابہ کے علاوہ دیگر دلائل شرعیہ: قرآن مجید، اقوال نبی، سکوت نبوی، اجماع امت، قیاس شرعی اور فقہاء اسلام کے لاکھوں اجتہادات کا بھی انکار کر بیٹھتے ہیں جو کہ خیانت اور جھوٹ کی انتہاء ہے۔

اس کا الزامی جواب یہ ہے کہ جشن میلاد مصطفیٰ اور گیارہویں شریف جس کی اصل شرع شریف میں موجود ہے، اگر بدعت ہیں تو پھر قرآن مجید کے مختلف زبانوں میں ترجمے، حاشیے، کتب تفاسیر، کتب احادیث، دینی مدارس کے نصاب اور تعلیم و تبلیغ کے سینکڑوں جدید انداز بھی تو عمل نبوی و عمل صحابہ سے ثابت نہیں ہیں۔ تو پھر کیا ان نئی چیزوں کو اپنانے والی ساری امت بدعتی قرار پائے گی؟ اور کیا الزام لگانے والے بے وقوف خود بدعتی ہونے سے بچ نکلیں گے؟

میلاد شریف اور گیارہویں شریف کے پاکیزہ پروگراموں سے اختلاف کی اصل وجہ شان رسالت مآب ﷺ اور شان اولیاء کرام سے بغض و عناد ہے، ورنہ ان پروگراموں کے دلائل شرع شریف میں موجود ہیں اور دلائل شرعیہ کی روشنی میں یہ پروگرام مستحب ہیں اور بدعت سیئہ کا ان پر کسی طرح بھی اطلاق ممکن نہیں۔

اس کا تحقیقی جواب یہ ہے کہ صرف عمل نبوی دلیل شرعی نہیں بلکہ قرآن مجید، حدیث نبوی (اقوال، افعال اور سکوتِ نبوی)، اجماع امت اور قیاس شرعی دلائل شرعیہ ہیں۔ جو مسئلہ ان دلائل میں سے کسی دلیل سے بھی ثابت ہو جائے تو وہ جائز و مشروع ہے۔ فقہاء اسلام نے ہزاروں لاکھوں نئے مسائل جو صریحاً قرآن مجید اور حدیث نبوی سے ثابت نہیں وہ قیاس شرعی کے ذریعے استنباط کئے

اور آج تک کسی نے فقہاء پر بدعتی ہونے کا فتویٰ نہیں لگایا یاد رہے کہ عام طور پر قیاس نئی صورتوں اور جدید مسائل میں ہی ہوتا ہے، جیسا کہ جامع ترمذی اور سنن ابی داؤد وغیرہا کتب احادیث میں ہے کہ

''نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن کا حاکم اور قاضی مقرر فرمایا تو پوچھا: کیسے فیصلہ کروگے؟ آپ نے عرض کیا: کتاب اللہ سے۔ فرمایا: اگر تم کتاب اللہ میں نہ پاؤ تو؟ عرض کیا: سنت رسول اللہ سے۔ فرمایا: اگر سنت رسول اللہ میں نہ پاؤ؟ تو عرض کیا:

''اَجْتَهِدُ بِرَائِيْ وَلاَ آلُوْ''

ترجمہ: ''میں اپنی رائے سے اجتہاد کرونگا اور کوتاہی نہیں کرونگا۔''

تو حضور ﷺ نے انکے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: تمام تعریف اللہ کیلئے جس نے اپنے رسول کے بھیجے ہوئے کو اس چیز کی توفیق دی جسے اللہ کا رسول پسند کرتا ہے۔''

حوالہ ''سنن ابوداؤد'' کتاب الاقضیہ، باب اجتهاد الرای فی القضاء، حدیث نمبر 3119.

اس حدیث میں غور کرنے سے روز روشن کی طرح ثابت ہو جاتا ہے کہ جن چیزوں کا حکم شرعی قرآن وسنت سے نہ ملے تو اجتہاد کے ذریعے انہیں حل کیا جاتا ہے لہذا واضح ہوا کہ صرف عمل نبوی دلیل نہیں، ہزاروں کام جو عمل نبوی سے ثابت نہیں وہ بھی جائز ہو سکتے ہیں۔

کیا جشن میلاد اور ختم کیلئے تاریخ مقرر کرنا دین میں اضافہ ہے؟

نبی اکرم ﷺ کی شان اقدس اور سیرت طیبہ

marfat.com

بیان کرنے یا حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا ختم دلانے کیلئے تاریخ مقرر کی جائے تو وہابی فرقہ تاریخ مقرر کرنے کو بھی بدعت اور دین میں اضافہ قرار دیتا ہے حالانکہ وہ خود اپنے تعلیمی و تبلیغی پروگراموں کیلئے تاریخ، وقت اور ٹائم مقرر کرتے ہیں، تو کیا پھر یہ لوگ بدعت اور دین میں کمی و بیشی کا ارتکاب کرتے ہیں؟

اس الزامی جواب کے بعد تحقیقی جواب یہ ہے کہ جن عبادات کا وقت شریعت میں مقرر کر دیا گیا ہے جیسا کہ رمضان کا روزہ وغیرہ ان کا وقت آگے پیچھے کرنا یقیناً دین میں کمی بیشی اور بدعت سیئہ ہے اور جن عبادات کا وقت شریعت نے مقرر نہیں کیا جیسے تعلیم دین، تبلیغ اسلام، دعاء و ایصال ثواب، نکاح مسنون، درود شریف، ذکر میلاد تو ایسے امور خیر کا وقت مقرر کرنا بندوں کیلئے جائز ہے۔

جیسا کہ مشکوٰۃ شریف میں حدیث ہے:

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے وعظ و تبلیغ کیلئے جمعرات کا دن مقرر کیا ہوا تھا۔''

اور کسی صحابی نے اسے دین میں بدعت قرار نہیں دیا، گویا صحابہ کرام کے دور سے اس امر پر اجماع قائم ہو چکا تھا کہ بندے امور خیر کیلئے وقت مقرر کر سکتے ہیں۔

''کل بدعۃ ضلالۃ'' (ہر بدعت گمراہی ہے) کا مفہوم:

وہابی فرقے سب سے زیادہ درج بالا حدیث کا غلط مفہوم بیان کر کے مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کوئی بدعت حسنہ نہیں ہوتی، حدیث کی رو سے ہر بدعت گمراہی ہے اور جہنم میں لے جانے والی ہے۔

اس کا الزامی جواب یہ ہے کہ دین میں اگر ہر نئی چیز بدعت سیئہ و گمراہی ہے تو پھر وہابیوں پر لازم ہے کہ مساجد، مدارس اور تعلیم و تبلیغ کے جدید انداز ختم کر دیں، قرآن پاک کے ترجمے اور تفسیر و حدیث کی لاکھوں کتابیں ختم کر دیں، نیز اپنی تنظیموں، مدرسوں مسجدوں اور تبلیغی پروگراموں کے نئے نئے نام جو عمل نبوی و عمل صحابہ سے ثابت نہیں بھی ختم کر دیں اور اپنی تبلیغ پر خود عمل کر کے دکھائیں اور صرف وہی کام کریں جو عمل نبوی و عمل صحابہ سے ثابت ہیں۔

اگر لوگ وہابی فرقوں سے یہ سوالات بر سر عام اجتماعات میں پیش کریں تو انشاءاللہ بدعت کا غلط مفہوم بیان کرنا چھوڑ دیں گے اور ایک بڑا فتنہ ختم ہو جائے گا۔

اور اس کا تحقیقی جواب یہ ہے کہ حدیث بالا ''کل بدعۃ ضلالۃ'' کے متعلق محدثین اور شارحینِ حدیث کا اجماع ہے کہ اس سے بدعت سیئہ مراد ہے اور حدیث کا معنیٰ یہ ہے:

''ہر بری بدعت گمراہی ہے۔''

کیونکہ ان الفاظ سے پہلے ''فان کل محدثۃ بدعۃ'' کے الفاظ ہیں جن کا معنیٰ ہے دین میں ایسی پیدا کی ہوئی ہر وہ چیز (جس کی اصل و دلیل دین میں نہیں) بدعت ہے اور ہر ایسی بدعت یعنی بدعت سیئہ گمراہی ہے۔

یا پھر اس حدیث میں بدعت سے گمراہ فرقوں (خارجیوں، رافضیوں، مرزائیوں، اور وہابیوں وغیرہا) کے گستاخانہ عقائد و نظریات مراد ہیں اور ''کل بدعۃ ضلالۃ'' کا معنیٰ ہے:

''دین میں پیدا ہونے والا ہر نیا عقیدہ گمراہی ہے۔''

وصلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین!

marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ

غازی عامر چیمہ شہید

علامہ ابوالحسنین قادری، راولپنڈی

یہ مقالہ 10 روزہ ناموس رسالت کورس بمقام مزار اقدس غازی عامر چیمہ شہید ساروکی چیمہ میں 25 نومبر کو پڑھا گیا

مختصر سوانح حیات:

غازی و شہید ناموس رسالت حضرت غازی عامر عبدالرحمن چیمہ رحمۃ اللہ علیہ ابن پروفیسر نذیر احمد چیمہ 22 ذوالحج 1397ھ / 4 دسمبر 1977ء بروز اتوار اپنے ننھال حافظ آباد میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد اس وقت حشمت علی اسلامیہ کالج راولپنڈی میں فزکس ایجوکیشن کے لیکچرار تھے اور کالج کے قریب گلی نمبر 18 مکان نمبر DK-319-Z-45 میں رہائش پذیر تھے۔ لہٰذا ابتدائی تعلیم اس علاقہ کے پرائمری سکول میں حاصل کی اور گورنمنٹ جامع سکول ڈھوک کشمیریاں سے 1993ء میں میٹرک کیا۔ اس کے بعد ایف جی سر سید کالج راولپنڈی میں ایف ایس سی کرنے کے بعد 1995ء میں نیشنل کالج آف ٹیکسٹائل انجینئرنگ فیصل آباد میں داخلہ لے کر بی ایس سی کیا۔ بعد ازاں کراچی قائد آباد میں واقع الکرم ٹیکسٹائل ملز اور رائیونڈ لاہور کی ایک ٹیکسٹائل مل میں بطور انجینئر ملازم رہے اور کچھ عرصہ راولپنڈی کے ایک پرائیویٹ کالج میں تدریس بھی کی۔ بعد ازاں انجینئرنگ میں پی ایچ ڈی کرنے کے لیے 2004ء میں جرمن کے شہر گلاڈ باخ میں قائم ہندرھن یونیورسٹی آف اپلائیڈ سائنسز بانشین میں داخل ہوئے۔ تین سمسٹر مکمل کر لیے۔ آخری سمسٹر جولائی 2006ء میں مکمل کرنا تھا کہ 2 یا 3 مئی 2006ء کو جرمن کے شہر برلن کی موآبٹ جیل میں گستاخی رسول کے ذمہ دار ڈائیویلٹ اخبار کے ایڈیٹر ہنرک بروڈر HENRYKE BRODER پر قاتلانہ حملہ کرنے کی پاداش میں کئی روز شدید اذیتیں برداشت کرنے کے بعد 28 سال کی عمر میں شہید ہو گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون!

13 مئی 2006ء بروز ہفتہ کو ساروکی چیمہ تحصیل وزیر آباد میں مدفون ہوئے۔

غازی صاحب کے خصائل وعادات:

اساتذہ کے مطابق غازی صاحب بہت محنتی، کم گو، انتہائی ذہین، اساتذہ کی عزت کرنے والے، والدین کے اطاعت گزار، اپنے ساتھیوں کا خیال رکھنے والے، بہادر اور مضبوط اعصاب کے مالک عاشق رسول تھے۔ ایک ٹیکسٹائل مل میں اعلیٰ ملازمت سے استعفیٰ دے دیا کہ مل میں کوئی ڈیزائن تیار کیا جارہا تھا جسے دیکھ کر اسم محمد ﷺ کا شبہ ہوتا تو آپ نے اس کے خلاف سخت احتجاج کیا اور جب آپ کے مطالبہ کو نہ مانا گیا تو فوراً مستعفی ہو کر گھر آگئے۔

نیز یہ کہ غازی صاحب کو غازی علم الدین شہید، غازی مرید حسین شہید اور دیگر غازیان ناموس رسالت سے بے پناہ عقیدت تھی۔

marfat.com

غازی صاحب کا مسلک:

غازی صاحب سنی حنفی مسلمان تھے۔ سرکار مدینہ ﷺ سے عشق کی حد تک محبت رکھتے تھے۔ ختم چہلم میں ان کے والد صاحب کی طرف سے پروفیسر ارشاد احمد چھٹہ نے اظہار خیال کرتے ہوئے ہزاروں لاکھوں کے فقید المثال اجتماع میں بتایا کہ عامر شہید جب بھی نبی اکرم ﷺ کا اسم مبارک "محمد ﷺ" سنتے تو ضرور انگوٹھے چومتے اور آنکھوں پر ملتے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ وہ سنی بریلوی تھے کیونکہ نجدی فکر کے تمام مکاتب فکر کے نزدیک تقبیل ابہامین (یعنی انگوٹھے چومنا) شرکیہ عمل ہے۔ آپکے والد صاحب سے کئی بار سنا گیا ہے کہ وہ جب بھی کسی شخص کے بارے میں سنتے یا اخبارات میں پڑھتے کہ اس نے گستاخی رسول کا ارتکاب کیا ہے تو نہ صرف اسے واجب القتل قرار دیتے بلکہ والد صاحب سے اسکو قتل کرنے کی اجازت مانگتے چنانچہ والد صاحب کے بقول میں انہیں سمجھاتا کہ بیٹا یہ تمہارا کام نہیں بلکہ حکومت کا کام ہے۔

شہید کے والد صاحب نے پروفیسر محفوظ خان اور کئی دیگر لوگوں کو بتایا کہ غازی صاحب، حشمت علی اسلامیہ کالج کے ایک کلرک محمد اختر کو خواب میں ملے تو فرمایا میں الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھتا ہوں تم بھی یہی درود شریف پڑھا کرو۔

گستاخانہ خاکوں کی اشاعت اور غازی صاحب کی شہادت

یہود و نصاریٰ اسلام اور پیغمبر اسلام کے ازلی دشمن ہیں اور ہمیشہ وہ خبث باطن کا اظہار کرتے رہے ہیں۔ جرمنی میں بوریا کے علاقے میں یہودیوں کی دنیا بھر میں ایک زبردست مؤثر تنظیم بلڈر برج نے اپنے اجلاس میں پیغمبر اسلام حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے گستاخانہ خاکے شائع کرنے کا منصوبہ بنایا۔ چنانچہ 30 ستمبر کو ڈنمارک کے ایک یہودی اخبار "یولانڈ پوسٹ" نے سب سے پہلے گستاخانہ خاکوں کی اشاعت کی۔ اس کے بعد یورپ کے دیگر کئی ممالک اور بعض دیگر ممالک میں ان گستاخانہ خاکوں کی اشاعت کی گئی۔ چونکہ گستاخی رسول اسلام میں سب سے بڑا جرم ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سید الانبیاء حضرت محمد ﷺ کو اسلام میں برہان الاسلام (اسلام کی حقانیت کی سب سے روشن دلیل) کی شان عطا فرمائی ہے۔ اسلام کے عقیدہ توحید ودیگر تمام عقائد و تعلیمات کے لیے رسول اکرم ﷺ ہی سب سے بڑی دلیل ہیں۔ لہٰذا آپ پر حملہ ذات باری تعالیٰ اور اسلام پر حملہ تصور کیا جاتا ہے نیز آپ ﷺ مسلمانوں کو اپنی جانوں سے بھی کہیں زیادہ عزیز و پیارے ہیں۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"النبی اولی بالمؤمنین من انفسهم."

ترجمہ: یعنی نبی اکرم ﷺ مسلمانوں کو اپنی جانوں سے بھی زیادہ پیارے، قریب اور حقدار ہیں۔

لہٰذا اصحابہ کبار سے لے کر آج تک مسلمانوں کی تاریخ ہے کہ غلامان نبی نے کبھی اپنے آقا ﷺ کی توہین کو برداشت نہیں کیا۔ چنانچہ دنیا بھر کے مسلمانوں نے اس انتہائی گستاخی رسول کی شدید مذمت کی۔ 26 جنوری 2005ء کو سعودی حکومت نے ڈنمارک سے اپنا سفیر واپس بلالیا اور ڈنمارک کی مصنوعات کا بائیکاٹ کرنے کا اعلان کیا۔

پاکستان میں سب سے پہلے یکم فروری 2006ء کو عالمی تنظیم اہلسنّت کے مرکزی امیر پیر محمد افضل قادری کی قیادت میں لاہور میں زبردست احتجاجی مظاہرہ کرکے

marfat.com

تحریک کا آغاز کیا۔ اس کے بعد پاکستان اور دنیا بھر میں شدید مظاہرہ کا سلسلہ شروع ہوا۔ ان مظاہروں کے دوران دنیا بھر میں درجنوں مسلمان شہید ہوئے اور شمع رسالت کے کئی ایک پروانوں کو پابند سلاسل بھی کیا گیا اور شام، لبنان، لیبیا میں تو گستاخی رسول کے خلاف مشتعل مسلمانوں نے ڈنمارک کے سفارت خانے جلادیئے۔ الغرض ہر مسلمان اس انتہائی گستاخی رسول کے خلاف سراپا احتجاج بن گیا لیکن حضرت غازی عامر عبدالرحمٰن چیمہ شہید رحمۃ اللہ علیہ اپنے گھر اپنے ملک اپنے خاندان سے دور دراز ایک متعصب اور انتہائی اسلام دشمن ملک جرمن میں گستاخی رسول کے ذمہ دار ایک اخبار کے ایڈیٹر پر قاتلانہ حملہ کرکے اس کی پاداش میں سخت اذیتیں کرنے کے بعد جام شہادت نوش کرکے پوری امت مسلمہ پر سبقت لے گئے۔

گستاخ رسول پر قاتلانہ حملہ اور شہادت:

گستاخ رسول کی سرکوبی کے لیے بے قرار ہونا اور اسے واصل جہنم کرنا امام المجاہدین حضرت عمر فاروق اعظم اور دیگر صحابہ کبار کی سنت ہے۔ جرمن میں ''ڈائیویلٹ اخبار'' نے بھی حبیب خدا سید الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے گستاخانہ خاکوں کی اشاعت کی انتہائی گستاخی کا ارتکاب کیا تھا۔ ان دنوں حضرت غازی عامر چیمہ شہید رحمۃ اللہ علیہ چھٹیاں گزارنے کے لیے اپنی ماموں زاد بہن کے گھر برلن آئے ہوئے۔ 11 مارچ 2006ء کو واپس ہندرھن یونیورسٹی واپس جانا تھا لیکن وہ اخبار مذکور کے ایڈیٹر ہنر ک بروڈر HENRYKE BRODER کو واصل جہنم کرنے کی منصوبہ بندی میں مصروف تھے۔ رشتہ داروں اور دوستوں کے بیان کے مطابق انہوں نے کسی کے سامنے اپنے ارادے کا اظہار نہیں کیا اور جب سے انہیں اس گستاخی کی خبر ملی انہوں نے کھانا چھوڑ دیا تھا۔ رشتہ داروں اور دوستوں کے اصرار پر صرف ایک دو لقمہ کھانا کھاتے اور شدید متفکر رہتے حتیٰ کہ 20 مارچ 2006ء کو وہ اخبار مذکور کے دفتر میں برق رفتاری کے ساتھ داخل ہوئے۔ سیکورٹی اہلکار ان کی طرف دوڑے تو انہیں للکارا۔ خبردار! میرے جسم پر دھماکہ خیز مواد بندھا ہوا ہے جو میرے قریب آئے گا وہ تباہ ہو جائے گا۔ تمام سیکورٹی اہلکار پیچھے ہٹ گئے۔ حضرت غازی صاحب تیزی سے ایڈیٹر کے کمرے میں داخل ہوئے اور ہنٹر نائف (شکار والے چاقو) کے ساتھ گستاخ رسول کی گردن پر ضرب کاری لگائی۔ اتنے میں سیکورٹی اہلکار آپ کی طرف لپکے اور آپ کو گرفتار کرلیا۔ تھوڑی دیر بعد پولیس آپ کو ہتھکڑیاں لگا کر نامعلوم مقام پر لے گئی۔

اخبارات کے مطابق تین دن کے بعد آپ کو عدالت میں پیش کیا گیا تو آپ نے نہ غلط بیانی کی اور نہ ہی کوئی معذرت خواہانہ انداز اختیار کیا بلکہ ایک تحریری بیان عدالت کو دیا جس کا ترجمہ یہ ہے: <u>''میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے اخبار ڈائیویلٹ DIEWELT کے ایڈیٹر ہنرک بروڈر HENERYK BRODER پر قاتلانہ حملہ کیا کیونکہ یہ شخص ہمارے نبی ﷺ کی شان میں گستاخی کا ذمہ دار ہے۔ اگر مجھے آئندہ موقع ملا تو میں ایسے ہر شخص کو قتل کرڈالوں گا۔''</u>

اخبارات کے مطابق تفتیشی اہلکار نے دوران تفتیش جب نبی اکرم ﷺ کے بارے میں توہین آمیز کلمات کہے تو غازی صاحب کے ہاتھ باندھے ہوئے تھے تو آپ نے اس کے منہ پر تھوک دیا جس پر آپ پر بے پناہ تشدد کیا گیا اور اسی تشدد کے نتیجے میں آپ کی شہادت

marfat.com

واقع ہوئی۔ اناللہ وانا علیہ راجعون!

چنانچہ برلن پولیس نے 3 مئی کو حضرت غازی صاحب کی شہادت کی اطلاع پاکستان سفارت خانے کو دی اور حضرت غازی صاحب کو ماورائے عدالت تشدد کر کے قتل کرنے والے درندوں نے اپنا جرم چھپانے کے لیے اسے خود کشی قرار دیا اور پاکستانی سفارت خانہ نے بھی 4 مئی 2004ء کو پاکستان میں حضرت غازی صاحب کے والدین کو خود کشی کی خبر دی۔ اندازہ ہے کہ حضرت غازی صاحب کی شہادت 2 اور 3 کی درمیانی شب کو ہوئی تھی۔ اناللہ وانا علیہ راجعون!

عالمی تنظیم اہلسنت کا کردار:

تمام فرقوں کے علماء و عوام نے غازی عامر چیمہ شہید رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت پر غازی صاحب کو زبانی شاندار خراج تحسین پیش کیا اور جرمن حکومت کی درندگی اور حکومت پاکستان کی بزدلی اور غازی ناموس رسالت کی کردار کشی کے خلاف اخباری حد تک مذمت کی لیکن عالمی تنظیم اہلسنت نے اپنے مرکزی امیر پیر محمد افضل قادری کی قیادت میں تاریخ ساز عملی کردار ادا کیا اور یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے اور غازی وشہید ناموس رسالت کے مشن کو آگے بڑھانے کیلئے زبردست منصوبہ بندی کر کے عملی اقدامات اٹھائے جارہے ہیں۔

غازی صاحب کی نماز جنازہ اور عالمی تنظیم اہلسنت:

حضرت غازی صاحب کی شہادت کی خبر مشہور ہوتے ہی عالمی تنظیم اہلسنت کے مرکزی امیر پیر محمد افضل قادری ساروکی چیمہ پہنچے۔ حضرت غازی صاحب کے چچا چوہدری بشیر احمد چیمہ اور گاؤں کے لوگوں سے ملاقات کی۔ مرکزی امیر صاحب نے مرکزی ناظم اعلیٰ صاحبزادہ محمد ضیاء اللہ قادری اور حضرت صاحبزادہ محمد زبیر احمد چشتی کو حضرت غازی صاحب کے والد صاحب پروفیسر نذیر احمد چیمہ صاحب کے پاس بھیجا اور تنظیم کی طرف سے ہر قسم کی خدمات کی پیش کش کی۔

عالمی تنظیم اہلسنت کی مرکزی شوریٰ کے رکن پروفیسر محفوظ احمد خان کا کردار ناقابل فراموش ہے۔ انہوں نے 8 مئی سے 12 مئی تک شب و روز حضرت غازی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے گھر ڈھوک کشمیریاں میں مسلسل محافل میلاد کا اہتمام کیا اور حضرت غازی صاحب کے والد پروفیسر نذیر احمد چیمہ کو قائل کیا کہ وہ حضرت غازی عامر چیمہ شہید رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کے مطابق کسی سنی بریلوی عالم سے جنازہ کی امامت کا فیصلہ کریں۔ چنانچہ پروفیسر نذیر احمد چیمہ صاحب نے فیصلہ کیا کہ ساروکی چیمہ میں نماز جنازہ کی امامت ڈاکٹر کرنل ریٹائر سرفراز احمد سیفی سجادہ نشین آستانہ عالیہ محمدیہ سیفیہ ترنول کریں گے۔

نماز جنازہ میں دہشت گردی:

نماز جنازہ (13 مئی) سے 2 دن پہلے جماعۃ الدعوہ کے سینکڑوں مسلح کارکن نماز جنازہ کی امامت اور دیگر تقریبات پر قبضہ کرنے کے لیے ساروکی چیمہ میں جمع ہوگئے۔ نماز جنازہ کے لیے پنڈال اور سٹیج تیار کر کے اس سارے علاقے میں مسلح پہرہ لگادیا۔ چنانچہ عالمی تنظیم اہلسنت کے مرکزی امیر پیر محمد افضل قادری، مرکزی ناظم اعلیٰ صاحبزادہ محمد ضیاء اللہ قادری، پروفیسر محفوظ احمد خان، علامہ محمد عنصر قادری، قاری شاہد محمود چشتی، صاحبزادہ محمد زبیر چشتی، الحاج محمد اسلم جنجوعہ اور علماء اہلسنت، انجمن طلباء اسلام و کارکنان اہلسنت اور کم وبیش اڑھائی لاکھ سنی عوام جنازہ گاہ میں پہنچے تو جماعۃ الدعوہ کے لیڈروں نے اسلحہ تان لیا۔

marfat.com

حضرت غازی صاحب کی نماز جنازہ کی (والد صاحب کے فیصلہ کے خلاف) بالجبر امامت کرانے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگادیا۔ لاؤڈ سپیکر کے کنکشن توڑ دیئے۔ سٹیج کے پھٹے اکھاڑ دیئے۔ شہید کے صندوق مبارک کو اللہ تعالی نے گرنے سے بچایا۔ ہزاروں لوگوں نے جماعۃ الدعوہ کے مسلح کارکنوں کو بتایا کہ شہید کے والد پروفیسر نذیر احمد صاحب نے فیصلہ کیا ہے جنازہ سنی بریلوی عالم دین پڑھائیں گے۔ لیکن وہ ڈٹ گئے کہ جنازہ جماعۃ الدعوہ کے لیڈر پڑھائیں گے اور صندوق اٹھا کر ایک طرف لے گئے قریب تھا کہ وہ اپنا امام کھڑا کر کے نماز جنازہ جبراً پڑھا دیتے اہلسنت وجماعت کے نوجوانوں نے بڑی جرأت کے ساتھ جماعۃ الدعوہ کے مسلح کارکنوں سے شہید کا صندوق واپس لے لیا اور صاحبزادہ پیر محمد عثمان علی قادری نے لوگوں کے اصرار پر نماز جنازہ کی امامت کرائی۔ اس کے بعد شہید کے والد پروفیسر نذیر احمد اور دیگر بے شمار لوگ جو لاؤڈ سپیکر نہ ہونے اور جنازہ میں جماعۃ الدعوہ کے اودھم مچانے کی وجہ سے نماز جنازہ میں شریک نہ ہوسکے نے دوسری نماز جنازہ ڈاکٹر سرفراز احمد سیفی کی اقتدار میں ادا کی اور عالمی تنظیم اہلسنت کے مرکزی امیر پیر محمد افضل قادری نے اجتماعی دعا کروائی۔

حضرت غازی صاحب کا روحانی تصرف:

حضرت غازی صاحب نہیں چاہتے تھے کہ ان کی اصل نماز جنازہ کوئی بدعقیدہ شخص پڑھائے۔ چنانچہ تمام نجدی فکر کی تنظیموں کے سربراہوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ وہ شہید ناموس رسالت کے جنازے کی امامت کریں۔ لیکن شہید نے اپنے روحانی تصرف کے ذریعے یہ شرف مسلک کے اہلسنت و جماعت کو عطا کر کے ثابت کردیا کہ محبوبانِ خدا بعد از وصال بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نظامِ کائنات میں تصرف کرسکتے ہیں۔

اس کے بعد جماعت اسلامی اور جماعۃ الدعوہ کے لوگ اصل نماز جنازہ ہوجانے کے بعد سیاست چمکانے کے لیے غائبانہ نماز جنازہ کا ڈھونگ رچاتے رہے اور پریس میں جھوٹی خبریں شائع کروا کرامانت ودیانت کا جنازہ نکالتے۔

شہید کی تدفین:

اس کے بعد جماعۃ الدعوہ کے قائدین اور کارکنوں نے تدفین کے موقع پر نعرہ بازی کی اور یہ تاثر ظاہر کرنے کی کوشش کی کہ شہید لشکر طیبہ کا کارکن تھا۔ چنانچہ شہید کے چچا چوہدری بشیر احمد سینکڑوں لوگوں اور پریس کے سامنے (خصوصی طور پر روزنامہ پاکستان کے کیمرہ مین موجود تھے اور یہ ریکارڈ بھی ان کے دفتر لاہور میں ضرور موجود ہوگا) تین بار اعلان کیا کہ ہم لوگ یارسول اللہ کا نعرہ لگانے والے سنی ہیں۔ ہمارا شہید بیٹا بھی سنی تھا اور شہید کا کسی دہشت گرد تنظیم سے کوئی تعلق نہ تھا۔

اس کے بعد عالمی تنظیم اہلسنت کے مرکزی امیر پیر محمد افضل قادری نے جماعۃ الدعوہ اور لشکر طیبہ کے کارکنوں سے کہا کہ وہ قبر مبارک سے ہٹ جائیں چنانچہ یہ لوگ تتر بتر ہوگئے اور پیر صاحب نے تدفین مکمل کرکے ایمان افروز خطاب کیا اور اعلان کیا کہ وہ شہید کے مشن کو زندہ رکھیں گے اور ختم قل اور ختم چہلم اور شہید کی یاد میں اندرون وبیرون ملک عظیم الشان کانفرنسوں کا اہتمام بھی کریں گے اور پھر قبر مبارک پر اجتماعی دعاء بھی کرائی اور پھول چڑھائے اور جامعہ قادریہ عالیہ نیک آباد گجرات کے طلبہ نے قبر مبارک پر قرآن خوانی کا سلسلہ شروع کیا۔

marfat.com

ختم قل شریف:

دوسرے روز (14 مئی 2006ء اتوار) گورنمنٹ ہائی سکول سارو کی چیمہ میں ختم قل شریف ہوا۔ سید شبیر احمد شیرازی آف سارو کی چیمہ کی زیر نگرانی علماء مشائخ نے ایمان افروز خطابات کیے۔ جن میں عالمی تنظیم اہلسنت کے مرکزی امیر پیر محمد افضل قادری، مرکزی جمعیت علماء پاکستان کے مرکزی رہنما سید محفوظ احمد مشہدی، تنظیم المدارس پاکستان کے شعبہ امتحانات کے چیئرمین علامہ غلام محمد سیالوی، عالمی تنظیم اہلسنت کے مرکزی ناظم تبلیغ علامہ محمد عنصر القادری، شہید کے والد پروفیسر نذیر احمد چیمہ، ہائی کورٹ کے سابق جج جسٹس ریٹائرڈ چیمہ کے اسماء قابل ذکر ہیں۔ جبکہ سابق صدر پاکستان چوہدری محمد رفیق تارڑ کے علاوہ کثیر تعداد میں خواص و عوام نے شرکت کی اور اجتماعی دعاء عالمی تنظیم اہلسنت کے مرکزی امیر پیر محمد افضل قادری نے کی۔

پیر محمد افضل قادری نے اپنے خطاب کے دوران شہید کے والد صاحب کو مزار شریف کی تعمیر کی پیش کش کی چنانچہ چند دنوں کے بعد انہوں نے پروفیسر محفوظ احمد خان صاحب کی وساطت سے مزار شریف کی تعمیر کی اجازت دے دی۔

صدی کے شہید اعظم کا خطاب:

پیر محمد افضل قادری نے اپنے خطاب کے دوران حضرت غازی عامر چیمہ شہید رحمۃ اللہ علیہ کو ''پندرہویں صدی ہجری کا شہید اعظم'' کا خطاب بھی دیا اور کہا حضرت غازی عامر چیمہ شہید نے گستاخ رسول کے خلاف ایمان افروز اقدامات اٹھا کر پوری امت میں زندگی ڈال دی ہے اور دنیا بھر کے دشمنان اسلام و گستاخان رسول کو مرعوب کر کے ان کی نیندوں کو حرام کر دیا ہے۔ پیر محمد افضل قادری نے حکومت اور بعض این جی اوز کو للکارا کہ وہ ناموس رسالت کے عظیم غازی و شہید کی عظیم اور تاریخی شہادت کو خود کشی کہنے سے باز رہیں و گرنہ شمع رسالت کے پروانے حکومت اور ان ناموس رسالت کے غداروں کے خلاف سخت اقدام اٹھائیں گے۔ چنانچہ اس کے بعد حکومتی حلقوں اور دیگر نے حضرت غازی صاحب کی کردار کشی کا سلسلہ بند کر دیا۔

7 جون کو شہید کے والد صاحب نے حضرت صاحبزادہ پیر محمد افضل قادری صاحب کو مزار شریف کی تعمیر کی اجازت دی تو انہوں نے بلا تاخیر اپنی ساتھی اور نامور نقشہ نویس حکیم جواد الرحمن نظامی سیفی سے شاندار نقشہ تیار کروایا اور راولپنڈی میں شہید کے والد پروفیسر نذیر احمد چیمہ اور ان کے ساتھیوں و اہل خانہ سے نقشہ کی منظوری لے کر جون کو تعمیرات کا کام خود اپنے ہاتھ سے کھدائی کر کے شروع کیا اور 18 جون ختم چہلم سے پہلے بنیاد سے لے کر دس فٹ تک ہال کی تعمیر اور قبر مبارک کے تعویز اور قبر مبارک کی تختی کی تنصیب کا کام مکمل کروایا۔ مزار شریف کے اس کام کے لیے کسی سے ایک پائی چندہ نہیں لیا گیا اور یہ سارے اخراجات اللہ تعالیٰ کے ایک گمنام بندے اور ہمارے ساتھی جنہوں نے آج تک اپنا نام ظاہر نہیں کیا (عاشق رسول محترم الحاج لال خان آف ڈھیرو گنہ) نے اپنی جیب سے ادا کیے۔

مزار شریف پر ختم چہلم کے موقع پر ایک غلہ نصب کیا گیا جس کی چابی (مطالبہ کے بغیر) شہید کے والد پروفیسر نذیر احمد چیمہ کے سپرد کر دی گئی۔ لہٰذا شہید کے والد نے اصرار کیا کہ مزار شریف کا باقی کام اب وہ خود

marfat.com

کرائیں گے۔ چنانچہ مزار شریف کی باقی ماندہ تعمیرات کا نظام پروفیسر نذیر احمد صاحب کے سپرد کر دیا گیا۔

تاریخ ساز ختم چہلم:

شہید کے ختم دہم کے لیے نعرہ باز اور جھوٹی سیاست چمکانے والی تنظیموں نے کوئی قابل ذکر انتظام نہ کیا۔ چنانچہ حضرت شہید کے والد پروفیسر نذیر احمد چیمہ نے پروفیسر محفوظ خان کی وساطت سے عالمی تنظیم اہلسنت کے مرکزی امیر پیر افضل قادری کو ختم چہلم کے تمام انتظامات کرانے کیلئے پیغام بھیجا جسے انہوں نے قبول کر لیا۔

پیر محمد افضل قادری نے بلا تاخیر ختم چہلم کے لیے شہید کے والد صاحب اور پروفیسر محفوظ احمد خان کے مشورے کے بعد وزیر آباد میں ایک پر ہجوم کانفرنس میں ختم چہلم 18 جون 2006ء بروز اتوار منعقد کرنے اور اس کے ملک بھر کے علماء و مشائخ اور دیگر اہم شخصیات کو مدعو کرنے کا اعلان کیا۔

عالمی تنظیم اہلسنت کے مرکزی امیر پیر محمد افضل قادری اور ان کے رفقاء صاحبزادہ محمد ضیاء اللہ قادری، الحاج محمد اسلم جنجوعہ، سید شبیر احمد شیرازی، قاضی امیر حسین خطیب اعظم کھاریاں، علامہ محمد عصر القادری، صاحبزادہ محمد اکرم رضا، چوہدری ناصر محمد چیمہ واہالیان سارو کی چیمہ، انجمن طلبہ اسلام اور دیگر علماء کرام و سنی تنظیموں کے تعاون سے اندرون و بیرون ملک ختم چہلم کی بے پناہ تشہیر کی۔ ملک گیر کل پاکستان سنی کانفرنس کی سطح پر وسیع و عریض انتظامات کیے۔ 1000 ورکروں پر مشتمل 20 سے زیادہ کمیٹیاں تشکیل دیں اور ملک بھر سے آنے والے لاکھوں مسلمانوں کے لیے وسیع کھانے کے انتظامات کیے۔

غازی و شہید ناموس رسالت حضرت غازی عامر عبدالرحمٰن چیمہ رحمۃ اللہ علیہ کا ختم چہلم پاکستان کے تمام علماء و مشائخ اور حکمرانوں کے ختم چہلم سے سبق لے گیا۔ شمع رسالت کے پروانوں نے بے مثال عقیدت کا اظہار کیا اور سارو کی چیمہ کے لوگوں نے بے پناہ خدمت کی۔

ختم چہلم میں شہید کے والد پروفیسر نذیر احمد چیمہ، پروفیسر ارشاد احمد چٹھہ، سید فدا حسین شاہ حافظ آبادی، پروفیسر محفوظ خان، مولانا مشتاق احمد سلطانی، علامہ محمد آصف اشرف جلالی، علامہ محمد عصر القادری، ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی، سید شبیر احمد شیرازی اور دیگر متعدد علماء و مشائخ و اہم شخصیات نے خطابات کیے جبکہ ملک بھر و آزاد کشمیر اور بیرون ممالک سے آئے ہوئے ہزاروں قائدین اور علماء و مشائخ قلت وقت کی وجہ سے خطاب نہ کر سکے۔

عالمی تنظیم اہلسنت کے مرکزی امیر پیر محمد افضل قادری نے ختم چہلم کے عظیم الشان اجلاس کی صدارت کی اور خطبہ صدارت میں تاریخی اجتماع سے کھڑے ہو کر اور ہاتھ اٹھا کر شہید کے مشن کو جاری رکھنے کا اور پاکستان میں مقام مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ اور نظام مصطفیٰ ﷺ کے نفاذ کے لیے جدوجہد کرنے کا عہد لیا اور شہید کے والد پروفیسر نذیر احمد کو حضرت غازی عامر چیمہ شہید رحمۃ اللہ علیہ کے لیے "پندرہویں صدی کے شہید اعظم کا ایوارڈ" عطا کیا۔

تنظیم کے مرکزی ناظم صاحبزادہ محمد ضیاء اللہ قادری نے ایک قرارداد کے ذریعے گورنمنٹ ہائی سکول اور احمد نگر روڈ کا نام غازی عامر چیمہ شہید کے نام موسوم کرنے کا مطالبہ کیا جسے ضلعی ناظم فیاض احمد چٹھہ نے جو کہ ختم چہلم میں موجود تھے اسی وقت منظور کرنے کا اعلان کیا۔

ٹیلی ویژن اور قومی اخبارات نے ختم چہلم کے تاریخی

marfat.com

پروگرام کو شاندار کوریج دی اور گوجرانوالہ کے مقامی اخبارات نے 3 سے 5 لاکھ اجتماع کا اندازہ لگایا۔

مزار شہید پر ناموس رسالت کمپلیکس کا قیام:

دیگر نجدی فرقوں کی بعض تنظیموں کی کوشش تھی کہ شہید کے سرہانے وسیع قطعہ اراضی خرید کر وہاں اپنے فرقے کا مرکز بنایا جائے اور اس طرح شہید کے مزار پر آنے والے شمع رسالت کے پروانوں کو اپنے چنگل میں پھنسایا جائے اس کیلئے ان لوگوں نے مالک اراضی چوہدری ظفر اللہ خان چیمہ کو منہ مانگی قیمت کی پیش کش کی۔ اسی دوران امیر عالمی تنظیم اہلسنّت پیر محمد افضل قادری نے چوہدری ظفر اللہ خان چیمہ سے 4 کنال اراضی ناموس رسالت کمپلیکس کے لیے حاصل کرلی۔ جس میں سے ایک کنال اراضی انہوں نے اور انکے بیٹوں نے فی سبیل اللہ وقف فرما کر ناموس رسالت کمپلیکس کیلئے شاندار کردار ادا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اور انکی اولاد کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ حضرت صاحبزادہ پیر محمد افضل قادری راقم الحروف کے چند قریبی ساتھیوں اور الحاج محمد اسلم جنجوعہ نے قرضہ اتارنے کے لیے تعاون فرمایا لیکن دم تحریر تک لاکھوں روپے کا قرضہ واجب الاداء ہے۔

ناموس رسالت کمپلیکس کے منصوبہ جات:

4 کنال اراضی قرضہ اٹھا کر خرید لی گئی ہے اور وضو، نماز (پنجگانہ باجماعت وجمعۃ المبارک)، قرآن مجید، حفظ وناظرہ ودفتری امور کیلئے ایک عارضی عمارت تعمیر کردی گئی ہے۔ عالمی تنظیم اہلسنّت یہ چاہتی ہے کہ ناموس رسالت کمپلیکس میں جامع مسجد حضرت غازی عامر چیمہ شہید، جامعہ غازی علم الدین شہید کے علاوہ دیگر غازیان ناموس رسالت کے نام پر الگ الگ ہال اور شعبے قائم کیے جائیں۔ ماہرین تعمیرات، نقشہ جات کے لیے سرگرم عمل ہیں۔ جونہی نقشہ جات تیار ہوجائے گا۔ انشاء اللہ العزیز تین منزلہ عظیم الشان ناموس رسالت کمپلیکس کی تاریخی عمارات کی تعمیرات کا کام شروع کردیا جائے گا۔

سردست عارضی عمارت میں شعبہ حفظ وناظرہ اور نماز باجماعت وجمعۃ المبارک کا اجراء کردیا گیا ہے۔ حال میں 10 روزہ ناموس رسالت کمپلیکس جاری کیا گیا ہے۔ جس میں ملک کے نامور سکالروں نے عقیدہ توحید، شان رسالت، قانون ناموس رسالت اور دیگر موضوعات پر شاندار مقالے تحریری وتقریری طور پر پیش کیے ہیں اور آج ان خوش نصیب طلبہ کو ناموس رسالت کمپلیکس کے بانی ومہتمم وعالمی تنظیم اہلسنت کے امیر پیر محمد افضل قادری اپنے دست مبارک سے سرٹیفکیٹ عطا کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب اکرم ﷺ کی طفیل اس عظیم مرکز اسلام کو مکمل فرمائے اور تاقیامت اسے آباد رکھے۔ آمین!

عرس وکل پاکستان ناموس رسالت کانفرنس

غازی عامر چیمہ شہید کے سالانہ عرس کے موقع پر کل پاکستان ناموس رسالت کانفرنس زیر اہتمام عالمی تنظیم اہلسنّت یکم مئی صبح 9 بجے تا نماز ظہر ناموس رسالت کمپلیکس سارو کی چیمہ تحصیل وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ میں ہورہی ہے اور انشاء اللہ آئندہ بھی ہر سال اسی تاریخ کو ہوتی رہے گی۔

تنظیم اہلسنت کے زیر اہتمام غازی عامر چیمہ شہید کے ختم چہلم کے موقع پر مرکزی امیر پیر محمد افضل قادری نے لاکھوں غلامان رسول سے شہید کے مشن کو جاری رکھنے کا حلف لیا

marfat.com

سچی حکایات

سلطان الواعظین، مولانا ابوالنور محمد بشیر صاحب کی روح پرور اور سبق آموز کاوش

جانوروں کی بولیاں

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس ایک شخص حاضر ہوا اور کہنے لگا حضور! مجھے جانوروں کی بولیاں سکھا دیجئے۔ مجھے اس بات کا بڑا شوق ہے آپ نے فرمایا: تمہارا یہ شوق اچھا نہیں تم اس بات کو رہنے دو۔ اس نے کہا حضور! آپکا اس میں کیا نقصان ہے۔ میرا ایک شوق ہے اسے پورا کر ہی دیجئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے عرض کی کہ مولا یہ بندہ مجھ سے اس بات کا اصرار کر رہا ہے اب میں کیا کروں؟ حکم الٰہی ہوا کہ جب یہ شخص باز نہیں آتا تو تم اسے جانوروں کی بولیاں سکھا دو۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے جانوروں کی بولیاں سکھا دیں۔

اس شخص نے ایک مرغ اور ایک کتا پال رکھا تھا۔ ایک دن کھانا کھانے کے بعد اس کی خادمہ نے دستر خوان جھاڑا تو روٹی کا ایک ٹکڑا گرا۔ اس کا کتا اور مرغ دونوں اس کی طرف لپکے اور وہ روٹی کا ٹکڑا اس مرغ نے اٹھالیا۔ کتے نے اس مرغ سے کہا: ارے ظالم میں بھوکا تھا یہ ٹکڑا مجھے کھالینے دیتے۔ تیری خوراک تو دانا دنکا ہے مگر تم نے یہ ٹکڑا بھی نہ چھوڑا۔ مرغ بولا گھبراؤ نہیں کل ہمارے مالک کا یہ بیل مر جائے گا تم کل جتنا چاہو گے اس کا گوشت کھالینا۔ اس شخص نے ان کی یہ گفتگو سن لی اور بیل کو فوراً بیچ ڈالا۔ وہ بیل دوسرے دن مر گیا لیکن نقصان خریدار کا ہوا اور یہ شخص نقصان سے بچ گیا۔ اگلے روز کتے نے مرغ سے کہا بڑے جھوٹے ہو تم خواہ مخواہ مجھے آج کی امید میں رکھا، بتاؤ کہاں ہے وہ بیل جس کا گوشت میں کھا سکوں؟

مرغ نے کہا میں جھوٹا نہیں ہوں ہمارے مالک نے نقصان سے بچنے کیلئے بیل بیچ ڈالا ہے اور اپنی بلا دوسرے کے سر ڈال دی ہے۔ مگر لو سنو! کل ہمارے مالک کا گھوڑا مرے گا کل گھوڑے کا گوشت جی بھر کے کھانا۔ اس شخص نے یہ بات سنی تو گھوڑا بھی بیچ ڈالا دوسرے دن کتے نے شکایت کی تو مرغ بولا: بھئی! کیا بتاؤں ہمارا مالک بڑا بے وقوف ہے جو اپنی آئی غیروں کے سر ڈال رہا ہے اس نے گھوڑا بھی بیچ ڈالا اور وہ گھوڑا خریدار کے گھر جا کر مر گیا ہے۔ بیل یا گھوڑا اگر اسی گھر میں مرتے تو ہمارے مالک کی جان کا فدیہ بن جاتے مگر اس نے انکو بیچ کر اپنی جان پر آفت مول لی ہے۔ لو سنو اور یقین کرو کہ کل ہمارا مالک خود ہی مر جائے گا اور اس کے مرنے پر جو کھانے دانے پکیں گے اس میں سے بہت کچھ تمہیں بھی ملجائے۔

اس شخص نے جب یہ بات سنی تو اسکے ہوش اڑ گئے کہ اب میں کیا کروں کچھ سمجھ میں نہ آیا تو دوڑتا ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور بولا حضور! میری غلطی معاف فرمائیے اور موت سے مجھے بچالیجئے۔ آپ نے فرمایا: نادان! اب یہ بات مشکل ہے آئی قضا ٹل نہ سکے گی۔ تمہیں اب جو بات سامنے نظر آئی ہے مجھے اسی دن نظر آرہی تھی جب تم جانوروں کی بولیاں سیکھنے پر اصرار کر رہے تھے۔ اب مرنے کے لیے تیار رہو۔ چنانچہ دوسرے دن وہ شخص مر گیا۔

سبق: مال و دولت پر اگر کوئی آفت نازل ہو اور کسی قسم کا کوئی نقصان ہو جائے تو انسان کو غم اور شکوہ نہ کرنا چاہئے بلکہ اپنی جان کا فدیہ سمجھ کر اللہ کا شکر ہی ادا کرنا

marfat.com

چاہئے اور یہ سمجھنا چاہئے کہ جو ہوا بہتر ہوا۔ اگر مال پر یہ آفت نازل نہ ہوتی تو ممکن ہے جان ہلاکت میں پڑجاتی۔

طوفان

قوم عاد ایک بڑی زبردست قوم تھی جو علاقہ یمن کے ایک ریگستان احقاف میں رہتی تھی۔ ان لوگوں نے زمین کو فسق وفجور سے بھر دیا اور اپنے زور و قوت کے زعم میں دنیا کی دوسری قوموں کو اپنی جفا کاریوں سے پامال کر ڈالا تھا۔ یہ لوگ بت پرست تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی ہدایت کیلئے حضرت ہود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا، آپ نے انکو درس توحید دیا اور جور و ستم سے روکا تو وہ لوگ آپکے منکر اور مخالف ہوگئے اور کہنے لگے ہم سے زیادہ زور آور کون ہے؟

لیکن کچھ لوگ حضرت ہود علیہ السلام پر ایمان لائے مگر وہ بہت تھوڑے تھے۔ قوم نے جب حد سے زیادہ بغاوت وشقاوت کا مظاہرہ کیا اور اللہ کے پیغمبر کی مخالفت کی تو ایک سیاہ رنگ کا بادل آیا جو قوم عاد پر چھا گیا۔ وہ لوگ دیکھ کر خوش ہوئے کہ پانی کی ضرورت ہے اس سے پانی خوب برسے گا مگر اس میں سے ایک ہوا چلی، وہ اس شدت سے تھی کہ اونٹوں اور آدمیوں کو اڑا اڑا کر کہیں سے کہیں لے جاتی تھی یہ دیکھ کر وہ لوگ گھروں میں داخل ہوئے اور اپنے دوازے بند کر لیے مگر ہوا کی تیزی سے نہ بچ سکے، ہوانے دروازے بھی اکھیڑ دیئے اور ان لوگوں کو ہلاک بھی کر دیا۔

پھر قدرت الٰہی سے کچھ سیاہ پرندے نمودار ہوئے جنہوں نے ان کی لاشوں کو اٹھا کر سمندر میں پھینک دیا۔ حضرت ہود علیہ السلام اپنے چند مومنوں کو لے کر قوم سے جدا ہوگئے تھے۔ اس لیے وہ سلامت رہے۔

(قرآن مجید، پارہ نمبر8، تفسیر خزائن العرفان وتفسیر روح البیان)

سبق: خدا سے بغاوت اور اسکے رسول کی نافرمانی کا ایک نتیجہ یہ بھی ہے کہ یہ عناصر اربعہ مٹی، پانی، آگ اور ہوا بھی ہمارے لیے عذاب بن جاتے ہیں۔

پتھر سے اونٹنی

قوم عاد کی ہلاکت کے بعد قوم ثمود پیدا ہوئے۔ یہ لوگ حجاز و شام کے درمیانی اقطاع میں آباد تھے۔ انکی عمریں بہت بڑی ہوتیں، پتھر کے مضبوط مکان بناتے وہ ٹوٹ پھوٹ جاتے مگر مکین بدستور باقی رہتے۔ جب اس قوم نے بھی اللہ کی نافرمانی شروع کی تو اللہ نے ان کی ہدایت کے لیے حضرت صالح علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ قوم نے انکار کرنا شروع کیا جبکہ بعض غریب غریب لوگ آپ پر ایمان لے آئے۔ ان لوگوں کا سال بعد ایک ایسا دن آتا تھا جس میں یہ میلے کے طور پر عید منایا کرتے تھے۔ اس میں دور دور سے آکر لوگ شریک ہوتے، یہ دن آیا تو لوگوں نے حضرت صالح علیہ السلام کو بھی اس میلے میں بلایا، آپ ایک بہت بڑے مجمع میں تبلیغ حق کی خاطر تشریف لے گئے۔ قوم ثمود کے بڑے بڑے لوگوں نے وہاں حضرت صالح علیہ السلام سے یہ کہا کہ اگر آپ کا خدا سچا ہے اور آپ اس کے رسول ہیں تو ہمیں کوئی معجزہ دکھلادیئے؟ آپ نے فرمایا: بولو کیا دیکھنا چاہتے ہو؟

ان کا سب سے بڑا سردار بولا وہ سامنے جو پہاڑی نظر آرہی ہے اپنے رب سے کہیے کہ اس میں سے وہ ایک بہت بڑی اونٹنی نکال دے جو دس مہینہ کی حاملہ ہو۔ حضرت صالح علیہ السلام نے اس پہاڑی کے قریب آکر دو رکعت نماز ادا کی اور دعا کی تو وہ پہاڑی لرزنے لگی اور تھوڑی دیر کے بعد وہ پہاڑی شق ہو گئی اور اس میں سب کے سامنے ایک اونٹنی نکلی جو حاملہ تھی اور پھر اس نے اسی وقت بچہ بھی جنا۔ اس واقعہ سے قوم میں ایک حیرت پیدا ہوئی کچھ لوگ مسلمان ہوئے اور بہت سے اپنے کفر پر ہی قائم رہے۔

(قرآن کریم پارہ8۔ تفسیر روح البیان جلد1 صفحہ28)

سبق: انبیاء کرام علیہم السلام کے معجزات برحق ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر بات پر قادر ہے۔ انبیاء علیہم السلام کے معجزات کا انکار کافروں کا ہی کام ہے۔

marfat.com

دانش حجاز

اقوال زریں اور تبصروں سے مزین، برطانیہ کے نامور سکالر محمد دین سیالوی کی دانشمندانہ تحریر

عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمۃ کی احتیاط

حضرت عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمۃ ایک غزوہ میں شریک تھے۔ (ایک جگہ) دریا کے پاس گھوڑے سے اترے، نیزہ زمین میں گاڑ کر گھوڑے کو اس سے باندھ دیا اور وضو کرکے نماز میں مشغول ہو گئے جب نماز سے فارغ ہوئے تو دیکھا کہ گھوڑا چھوٹ گیا ہے اور کھیت سے کھا رہا۔ انہوں نے کہا (میرے گھوڑے نے حرام کھایا ہے لہٰذا میرے لیے اس پر جہاد جائز نہیں) وہ گھوڑا کھیت کے مالک کو دے دیا اور خود ایک اور گھوڑا خرید کر اس پر جہاد کیا۔ (ارشاد العباد، صفحہ نمبر 137)

تبصرہ:

حضرت عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمۃ کے اس عمل سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ حرام اور مشکوک چیزوں سے قطعی پرہیز کرنا چاہئے۔ ان کی نماز کے دوران گھوڑا خود بخود چھوٹ گیا اور کھیت میں داخل ہو گیا۔ ان کا ارادہ، اختیار اور نیت اس میں شامل نہ تھی وہ اس میں معذور تھے لیکن اس کے باوجود انہوں نے اس گھوڑے کو استعمال کرنا پسند نہیں فرمایا۔

ہمارے اسلاف کے زہد و تقویٰ اور حزم و احتیاط کے ایسے بے شمار واقعات تاریخ کے صفحات پر جگمگ جگمگ کر رہے ہیں، تفصیل کیلئے تو ایک دفتر درکار ہے۔ بہر حال چند ایک پیش خدمت ہیں:

☆ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کپڑے کے بہت بڑے تاجر تھے، آپ کا کاروبار بہت وسیع اور دور دور تک پھیلا ہوا تھا۔ بے شمار ملازم اسی کام کے لیے رکھے ہوئے تھے۔ ایک دفعہ آپ اپنے مال تجارت کا جائزہ لے رہے تھے تو دیکھا کہ ایک تھان میں کچھ نقص ہے۔ اپنے ملازم کو حکم دیا کہ یہ تھان فروخت کرتے وقت گاہک کو اس نقص سے آگاہ کر دینا اور واضح کر کے بتا دینا کہ اس تھان میں یہ نقص ہے پھر خریدار کی مرضی ہے، چاہے تو خرید لے چاہے تو چھوڑ دے۔ ملازم نے ہامی بھرلی اور خاصا مال لے کر بیچنے کے لیے چلا گیا۔

جب واپس آیا تو اس کے پاس خطیر رقم موجود تھی، وہ اس نے حضرت امام کی خدمت میں پیش کی۔ آپ نے پہلا سوال ہی یہ کیا کہ کیا خریدار کو نقص سے آگاہ کر دیا تھا؟ ملازم سناٹے میں آ گیا، بڑا شرمسار ہوا۔ بولا معذرت خواہ ہوں مجھے عیب دکھانا یاد نہیں رہا۔ آپ نے خفا ہونے کی بجائے یہ فرمایا کہ جو رقم لائے ہو وہ سب صدقہ کر دو۔ ملازم نے عرض کی ایک تھان کی قیمت الگ کر کے صدقہ کر دیتے ہیں۔ کیوں کہ باقی تھان تو بالکل

marfat.com

درست تھے انکی قیمت صدقہ کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

آپ نے فرمایا انکی قیمت بھی تو اس تھان کی قیمت کے ساتھ مل گئی ہے اب یہ کیا پتہ کہ اس تھان کی رقم کونسی ہے؟ چونکہ ساری رقم مشتبہ ہو گئی ہے اس لیے سب رقم صدقہ کردو۔

☆ حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ کے ایک بیٹے صالح بن احمد علیہ الرحمۃ تھے۔ زہد و تقویٰ میں بہت بلند درجہ رکھتے تھے، صائم الدہر اور قائم اللیل تھے۔ اصفہان کے قاضی تھے، عدل کا یہ عالم تھا کہ دروازے پر بستر لگائے بیٹھے رہتے اور دروازہ کھلا رکھتے تھے۔ انہیں اس خیال سے نیند نہیں آتی تھی کہ رات کو اگر کوئی فریاد خواہ آجائے تو اسے دقت پیش نہ آئے۔ اس زہد و تقویٰ کے باوجود ایک دفعہ حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ کے لیے کھانا آیا تو روٹی دیکھ کر حضرت امام نے فرمایا یہ روٹی کیسے تیار ہوئی ہے؟ عرض کیا گیا کہ آٹا تو حضور ہی کے ہاں کا ہے اور خمیر حضرت صالح کے ہاں سے لیا گیا ہے۔ حضرت امام نے فرمایا (صالح چونکہ ایک سال عہدۂ قضا پر مامور رہے ہیں اس لیے ان کا مال قابل اطمینان نہیں ہے) چنانچہ حضرت امام نے وہ روٹی سامنے سے اٹھوادی اور فرمایا (جب کوئی سائل آئے تو اسے یہ کہہ کر آٹا احمد کے گھر کا ہے اور خمیر صالح کے گھر کا ہے اگر اس کے باوجود وہ روٹی قبول کرلے تو دے دینا) چالیس روز تک کوئی سائل نہیں آیا۔ روٹی بدبودار ہو گئی اسے دریا میں ڈال دیا گیا لیکن مچھلیوں نے بھی اسے قبول نہیں کیا۔

دنیا ڈھلتی چھاؤں ہے

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک (کھردری) چٹائی پر سوئے، جب اٹھے تو پہلو مبارک پر چٹائی کا نشان بنا ہوا تھا، ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر اجازت ہو تو آپ کیلئے بستر بنوالائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے دنیا (کے ساز و سامان) سے کیا واسطہ؟ میں تو اس دنیا میں اس سوار کی طرح ہوں جو (سفر میں ہو اور) سایہ کی غرض سے کسی درخت کے نیچے ٹھہرے اور پھر اسے چھوڑ کے چلا جائے۔ (ارشاد العباد صفحہ 13)

تبصرہ:

یہ دنیا مسافر خانہ ہے اور ہم یہاں مسافر ہیں، کوئی آرہا ہے اور کوئی جارہا ہے یہ چل چلاؤ ابتدائے آفرینش سے جاری ہے، آج نہیں تو کل ہماری باری بھی آئے گی، یہاں کوئی بھی ہمیشہ کے لیے نہیں آیا، ہماری منزل مقصود آخرت ہے، مسافر خانہ کی دلکشی اور راحت و آرام میں کھو کر منزل مقصود بھول جانا بہت بڑی نادانی ہے۔

کل کی امیدوار ہے دنیا
عالم انتظار ہے دنیا
حسرتوں کا مزار ہے دنیا
کارواں کا غبار ہے دنیا

گناہوں کی مائیں تین چیزیں ہیں

تمام گناہوں کی اصل تین چیزیں ہیں:

☆ لالچ۔

☆ حسد (بدخواہی)۔

☆ تکبر۔

پھر ان تین سے چھ اور پیدا ہوتے ہیں اور کل نو بن جاتے ہیں۔

1۔ پیٹ بھر کر کھانا 2۔ نیند کا غلبہ 3۔ آرام کا دلدادہ ہونا 4۔ مال کی محبت 5۔ اقتدار کی محبت 6۔ جاہ و منصب کی محبت (تفسیر روح البیان جلد اول صفحہ 49)

marfat.com

قرآن وسنت کی روشنی میں سوالوں کے مدلل جوابات پر مشتمل

دارالافتاء اہلسنت

صاحبزادہ پیر محمد عثمان علی قادری

ذبح سے متعلق 5 سوالات اور ان کے جوابات

سوال:

1۔ پاکستان کے پوش علاقوں میں مشینوں سے ذبح کیا ہوا گوشت دستیاب ہے، جس پر تکبیر بھی نہیں پڑھی جاتی۔ کیا یہ گوشت حلال ہے؟

2۔ کمپنی کا موقف یہ ہے کہ وہ چھری جو جانور ذبح کرنے کیلئے استعمال کی جاتی ہے اس پر تکبیر لکھی ہوتی ہے۔ بتایا جائے کہ کیا چھری پر لکھی ہوئی تکبیر زبان سے کہنے کے برابر ہو جاتی ہے؟

3۔ بعض اوقات جانور ذبح کرتے وقت گردن مکمل کٹ جاتی ہے۔ اس کا حکم کیا ہے؟

4۔ جس جانور پر بوقت ذبح تکبیر نہیں پڑھی گئی اس کا گوشت لاعلمی میں کھانے والوں پر مواخذہ ہے یا نہیں؟

5۔ جان بوجھ کر ایسا گوشت مسلمانوں کو کھلانے والوں کے ساتھ آخرت میں کیا معاملہ ہو گا؟

از دفتر نوائے وقت، لاہور

جواب:

1۔ اللہ رب العالمین قرآن مجید پارہ نمبر 8 سورہ انعام آیت نمبر 121 میں فرماتے ہیں:

"ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللّٰہ علیہ وانہ لفسق"

ترجمہ: ''اور نہ کھاؤ اس جانور سے جس پر اللہ کا نام (بوقت ذبح) نہیں لیا گیا اور اس کا کھانا حکم عدولی ہے'' (1)

لہذا ایسا جانور جسے ذبح کرتے وقت جان بوجھ کر تکبیر نہیں پڑھی گئی وہ حرام ہے۔ چنانچہ ''اصول الشاشی'' میں اس آیت کے تحت صفحہ نمبر 8 پر ہے:

"انہ یوجب حرمۃ متروک التسمیۃ عامدا"

ترجمہ: ''جس جانور کو ذبح کرتے وقت جان بوجھ کر بسم اللہ چھوڑی جائے یہ آیت اسکی حرمت کو واجب کرتی ہے۔'' (2)

اور تفسیر ابن کثیر میں حضرت علی، حضرت عبد اللہ بن عمر، اور حضرت سعید بن مصیب رضی اللہ عنھم کے حوالہ سے، اور فتاویٰ عالمگیری اور ھدایہ میں ہے:

"ان ترک الذابح التسمیۃ عمدا فالذبیحۃ میتۃ لا یوکل۔"

ترجمہ: ''اگر ذبح کرنے والے نے جان بوجھ کر بسم اللہ نہ پڑھی تو یہ جانور مردار ہو گا اور اسے نہیں کھایا جائیگا''

لہذا درج بالا صورت میں گوشت حلال نہیں ہو گا بلکہ حرام رہے گا۔

لیکن اگر مسلمان نے بھول کر بسم اللہ چھوڑ دی تو اسے کھانا جائز ہے۔ چنانچہ تفسیر ابن کثیر میں حضرت علی،

حوالہ 1: ''قرآن مجید'' پارہ نمبر 8، سورہ انعام آیت نمبر 121۔

حوالہ 2: ''اصول الشاشی'' صفحہ نمبر 8، تحت قولہ تعالیٰ ''ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللّٰہ علیہ وانہ لفسق۔''

maktabah.org

حضرت عبد اللہ بن عمر، اور حضرت سعید بن مصیب رضی اللہ عنہم کے حوالہ سے، اور فتاویٰ عالمگیری اور ھدایہ میں ہے:

"وان ترکھا ناسیا اکل."

ترجمہ: ''اور اگر مسلمان نے بھول کر بسم اللہ چھوڑ دی تو اسے کھانا جائز ہے۔''

اسکی ایک وجہ یہ حدیث پاک ہے جو سنن ابن ماجہ کتاب الطلاق صفحہ نمبر 659 پر ہے:

"ان اللہ وضع عن امتی الخطاء والنسیان وما استکرھوا علیہ."

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ نے میری امت سے خطا (کرنا کچھ اور تھا ہو کچھ اور گیا)، نسیان (بھول جانا) اور جس پر مجبور کر دیا جائے (یعنی جان جانے یا عضو کے تلف ہو جانے کا خوف ہو) معاف فرما دی ہیں۔'' (3)

مثال یوں سمجھئے کہ روزہ کے دوران اگر جان بوجھ کر کھایا پی لیا جائے تو روزہ ختم ہو جاتا ہے اور اگر بھول کر کھایا پیا تو روزہ ختم نہیں ہوتا۔

اس طرح ذبح میں بھی اگر جان بوجھ کر بسم اللہ چھوڑی جا رہی ہے تو یہ جانور حرام ہو گا اور اگر مسلمان نے بھول کر بسم اللہ نہیں پڑھی تو اسے کھانا جائز ہو گا۔

2۔ کمپنی کا یہ کہنا کہ چھری پر تکبیر لکھی ہوتی ہے اس لئے زبان سے تکبیر نہیں کہی جاتی یہ سراسر غلط ہے۔ ذبح کرتے وقت زبان سے تکبیر کہنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید پارہ نمبر 17 سورہ حج آیت نمبر 36 میں ارشاد فرماتے ہیں:

"فاذکروا اسم اللہ علیھا."

ترجمہ: ''تو ان پر اللہ کا نام لو۔'' (4)

لہذا ذبح کرتے وقت زبان سے اللہ تعالیٰ کا نام لینا ضروری ہے۔

3۔ ذبح کرنا کا طریقہ یہ ہے کہ جانور پر تکبیر کہہ کر حلق اور سینہ کے بالائی حصہ کے درمیان سے چار مخصوص رگوں کو کسی تیز دھار چیز سے کاٹ دیا جائے تا کہ بہنے والا خون نکل جائے۔ لیکن اگر ذبح کرتے وقت پوری گردن کٹ گئی تو یہ اسلام میں مکروہ یعنی ناپسند ہے۔ لیکن ایسے جانور کو کھانا حرام نہیں جبکہ اس پر بوقت ذبح تکبیر پڑھی گئی ہو۔

4۔ ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ آج کے دور میں گوشت خریدتے وقت مکمل تسلی کرے۔ بہر حال اگر لاعلمی میں ایسا گوشت کسی مسلمان کے ہاں یا مسلمان سے لیکر کھایا جس پر جان بوجھ کر تکبیر نہیں پڑھی گئی تو اس کا تمام گناہ دھوکا دہی اور غلط بیانی کرنے والوں پر ہے۔ دھوکا دہی کا شکار ہونے والوں پر نہیں۔ اللہ فرماتے ہیں:

"یخدعون اللہ والذین امنوا...لھم عذاب الیم بما کانوا یکذبون."

ترجمہ: ''وہ دھوکہ دیتے ہیں اللہ اور ایمان والوں کو۔۔۔ان کیلئے دردناک عذاب ہے کیونکہ وہ کذب بیانی کرتے ہیں۔'' (5)

5۔ پانچویں سوال کا جواب اس آیت پاک میں ہے

"وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ط وَسَآءَتْ مَصِيْرًا."

ترجمہ: ''اور جو شخص راہ حق واضح ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ کے طریقے کی مخالفت کرے، اور طریقہ مؤمنین کے علاوہ کسی اور راستے کی پیروی کرے، تو ہم اسے پھرنے دیں گے جدھر وہ پھرے۔ اور (آخر کار) اسے جہنم میں ڈال دینگے اور نہایت برا ہے وہ ٹھکانا۔'' (6)

حوالہ 3: ''سنن ابن ماجہ'' کتاب الطلاق، صفحہ نمبر 659.
حوالہ 4: ''قرآن مجید'' پارہ نمبر 17، سورہ حج، آیت نمبر 36
حوالہ 5: ''قرآن مجید'' پارہ نمبر 2، سورہ بقرہ، آیت نمبر 9-10.
حوالہ 6: ''قرآن مجید'' پارہ نمبر 4، سورہ ال عمران، آیت نمبر 106-107.

marfat.com

عورت کیلئے تعلیم حاصل کرنا کتنا ضروری ہے؟

سوال:

کیا عورت کیلئے تعلیم حاصل کرنا اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ ایک مرد کیلئے؟ چوہدری ناصر، ڈیوزبری UK

جواب:

1۔ ''سنن ابن ماجہ'' 2۔ مسند امام اعظم 3۔ مجمع الزوائد 4۔ جامع الاحادیث والمراسیل 5۔ مسند ابی یعلی 6۔ مشکوٰۃ المصابیح 7۔ مسند الشہاب 8۔ البحر الزخائر 9۔ معجم صغیر 10۔ شعب الایمان 11۔ الفتح الکبیر اور 12۔ کنز العمال میں نبی پاک ﷺ کا ارشاد ہے:

''طلب العلم فریضة علی کل مسلم''

ترجمہ: ''علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔'' (7)

اس حدیث میں یہ نہیں فرمایا گیا کہ کہ مرد کیلئے تعلیم زیادہ ضروری ہے بلکہ کل مسلم کا لفظ ارشاد فرما کر مذکر و مؤنث دونوں جنسوں کو تعلیم حاصل کرنے کا حکم دیا ہے۔ لہٰذا مرد کیلئے تعلیم یافتہ ہونا جس قدر ضروری ہے، عورت کیلئے بھی اتنا ہی ضروری ہے۔

اور اگر ہم معاشرہ میں انقلاب کے نقطہ نظر سے غور کریں تو ہمیں عورت کی تعلیم کو اہمیت دینا ہو گی۔ کیونکہ باپ صالح اور تعلیم یافتہ نہ ہو مگر ماں صالح اور تعلیم یافتہ ہو تو اولاد کے بگڑنے کا اندیشہ کم ہے لیکن اگر صورت حال اس کے برعکس ہے تو اولاد کے بگڑنے کا امکان بہت زیادہ قوی ہو جاتا ہے۔ اور اگر مائیں علم کے زیور سے آراستہ ہو جائیں تو وہ آج بھی قوم میں ایک نئی زندگی پھونک سکتی ہیں۔ اور یہ سب پر عیاں ہے کہ جس کھیت کی زمین خراب ہوتی ہے اس کا بیج کبھی اچھا پھل نہیں لاتا۔ جس باغ کی آب و ہوا درست نہیں ہوتی اس کے پودے کبھی تناور درخت نہیں ہوتے۔ ان میں کبھی تر و تازگی نہیں پائی جاتی، یا اگر پائی بھی گئی تو بس بقدر رمق۔ ٹھیک یہی حال ماں اور اس کی اولاد کا ہے۔ ماں اگر صالح اور تعلیم یافتہ ہے تو اس کے شکم میں تخلیق کے عناصر سے مرکب ہونے والا وجود اور اس کی گود میں نشو ونما پانے والا بچہ بھی اعلیٰ صلاحیات کا مالک ہو سکتا ہے۔

نوٹ: خواتین شرعی حدود کی اندر رہتے ہوئے اور شرعی پردے کا اہتمام کرتے ہوئے تعلیم حاصل کریں!!!

صلح اور معافی کے متعلق قرآن مجید کیا رہنمائی کرتا ہے؟

سوال:

صلح کر لینا اور معاف کر دینا ان کے متعلق قرآن مجید سے کیا رہنمائی ملتی ہے؟ امجد فاروق، گجرات لنک

جواب:

قرآن مجید، پارہ نمبر 4 سورہ آل عمران آیت نمبر 134 میں ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے:

''والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللّٰہ یحب المحسنین.'' (8)

ترجمہ: ''اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے در گزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں۔''

جبکہ قرآن مجید، پارہ نمبر 18 سورہ نور آیت نمبر 22 میں ارشاد ہے:

''والیعفوا والیصفحوا الا تحبون ان یغفر اللّٰہ لکم واللّٰہ غفور الرحیم.''

ترجمہ: ''اور چاہئے کہ معاف کریں اور در گزر کریں۔ کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔'' (9)

نیز قرآن مجید، پارہ نمبر 24 سورہ حم السجدہ آیت

حوالہ 7: ''سنن ابن ماجہ'' مقدمہ، باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم، حدیث نمبر 220.

حوالہ 8: ''قرآن مجید'' پارہ نمبر 4 سورہ آل عمران آیت نمبر 134

حوالہ 9: ''قرآن مجید'' پارہ نمبر 18 سورہ نور آیت نمبر 22.

marfat.com

نمبر 34 میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"ولا تستوى الحسنة والا السيئة ادفع بالتى هى احسن فاذا الذى بينك وبينه عداوة كانه ولى حميم."

ترجمہ: ''اور نیکی اور بدی برابر نہیں اے شخص برائی کا جواب اچھائی سے دے تب تو اور تیرا دشمن ایسا ہو جائے گا جیسا گہرا دوست۔'' (10)

اسی طرح قرآن مجید، پارہ نمبر 25 سورہ شوریٰ، آیت نمبر 40 میں فرمان خداوندی ہے:

"فمن عفا واصلح فاجره على الله انه لا يحب الظالمين."

ترجمہ: ''اور جس نے معاف کیا اور صلح کی تو اس کا اجر اللہ پر ہے بے شک وہ (اللہ) ظالموں کو پسند نہیں فرماتا۔''

اور پارہ نمبر 25 سورہ شوریٰ، آیت: 43 میں ہے:

"ولمن صبر وغفر ان ذالک لمن عزم الامور."

ترجمہ: ''اور جس نے صبر کیا اور بخش دیا بے شک یہ ہمت کے کاموں میں سے ہے۔''

کیا اسلام میں جانوروں کے حقوق بھی مقرر کیے گئے ہیں؟

سوال:

کیا اسلام میں جانوروں کے حقوق بھی مقرر کیے گئے ہیں؟ محمد حیات، بریڈ فورڈ

جواب:

اسلام دین فطرت ہے اور زندگی کے تمام شعبوں پر محیط ہے۔ حقوق و فرائض کا تعین جس قدر اسلام نے کیا ہے دنیا کا کوئی دوسرا مذہب اس کا اہتمام نہیں کر سکا۔ اسلام نے تو جانوروں تک کو ان کے حقوق بھی عطا فرمائے ہیں۔ اسلام نے انسان تو انسان، جانوروں کو اذیت پہنچانے سے بھی سختی کے ساتھ منع کیا اور ان کی بہتری کی طرف راہنمائی کی ہے۔ پاکستان میں خصوصاً محکمہ ''تحفظ جنگلی حیات'' کا فرض ہے کہ وہ ان تعلیمات کو عام کرنے کے لئے اپنا فرض ادا کرے۔ جانوروں کو لڑانا، جنگلی پرندوں کو بلاوجہ قید کرنا، محض تفریح کے لیے بلاضرورت شکار کرنا، ان پر ان کی طاقت سے زیادہ بوجھ لادنا، ان کے لئے کھانے پینے کا مناسب انتظام نہ کرنا اور ان پر ظلم کرنا سخت گناہ ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں۔

کیا موئے مبارک کی زیارت کرنا یا کرانا سنت صحابہ ہے؟

سوال:

کیا موئے مبارک کی زیارت کرنا یا کرانا صحابہ سے ثابت ہے؟ ڈاکٹر رفیق، لالہ موسیٰ

جواب:

اس سلسلہ میں فی الوقت صحیح بخاری کی ایک مرفوع متصل حدیث پاک پیش کی جا رہی ہے جسے صرف امام بخاری نے دو سندوں کے ساتھ پیش کیا۔ اس میں آپ کے سوال کا شافی جواب موجود ہے، ملاحظہ کیجئے:

"حدثنا موسىٰ بن اسماعيل حدثنا سلام عن عثمان ابن عبد الله بن موهب قال دخلت على ام سلمة فاخرجت الينا شعرا من شعر النبى ﷺ مخضوبا."

ترجمہ: ''ہمیں بتایا موسیٰ بن اسماعیل نے، (وہ کہتے ہیں) ہمیں بتایا سلام نے وہ عثمان بن عبد اللہ بن موہب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں ام سلمہ کی خدمت میں حاضر ہوا، انہوں نے ہمارے سامنے نبی ﷺ کے بالوں میں سے ایک بال نکالا خضاب کیا ہوا۔'' (رحمۃ اللہ علیہم و رضی اللہ عنہا) (11)

اور سنن ابن ماجہ میں خضاب کی تشریح میں ہے کہ مہندی کے ساتھ رنگے ہوئے بال کی زیارت کرائی۔ (12)

حوالہ 10: "قرآن مجید" پارہ نمبر 24 سورہ حم السجدہ آیت نمبر 34.

حوالہ 11: "صحيح بخارى" كتاب اللباس، باب ما يذكر فى الشيب، حديث نمبر 5447.

حوالہ 12: "سنن ابن ماجہ" كتاب اللباس، باب الخضاب بالحنا، حديث نمبر 3613.

marfat.com

ماہِ روشن، بہارِ عالم، ربیع الاول

ڈاکٹر محمد ظفر اقبال نوری، امریکہ

ربیع الاول بہارِ عالم، ماہِ روشن کی تابشوں میں مکاں کی ساری ہی وسعتوں میں زماں کی ساری ہی ساعتوں میں کسی کے رخ کی جمال پرور تجلیاں ہیں کہ بس رہی ہیں کسی کی زلفوں کی خوشبوئیں بھی ہزار جانب بکھر رہی ہیں کسی کے لبوں کے شیرینیاں بھی ہر ساعت اتر رہی ہیں اسی لیے تو یہ ماہِ روشن بہار عالم ربیع الاول جہاں بھر میں مسرتوں کا حسین عنوان بن گیا ہے وفور الفت ہجومِ راحت کی رونقوں میں ربیع الاول ہزار عیدوں کا ترجمان ہے۔

کوئی جو پوچھے وہ ماہِ روشن، بہارِ عالم ربیع الاول کس سبب سے نکھر گیا ہے، سنور گیا ہے کہ رنگ وخوشبو کے بہتے دریا کی روشنی میں نہا گیا ہے جواب میرا فقط یہی ہے کہ اس مہینے کی ساعتوں نے ٹھہر ٹھہر کر مچل مچل کر اپنے دامن میں اس سراپائے حسن وخوبی کی سب اداؤں کو بھر لیا ہے یہ اس لیے ہے کہ اس مہینے کے لمحے لمحے نے خود لپک کر اپنے پہلو میں اس مجسم جمال نکہت کے ہنستے ہونٹوں کی بجلیوں کو سمو لیا ہے، وہ جس کے انوار کے مقابل تو چاند تک بھی خجل ہوا ہے وہ جس کا چہرہ زبانِ قرآن میں والضحیٰ ہے وہ جس کے گیسوئے عنبریں کو خدا بھی واللیل کہہ رہا ہے وہ جس کا حسن ازل جہاں میں جمال وحسن و کمال و خوبی کی انتہاؤں کی انتہا ہے حد امکاں سے بھی وریٰ ہے وہ مصطفیٰ ہے، وہ مجتبیٰ ہے صلی اللہ علیہ وسلم

زمانے بھر کی حلاوتوں کی مٹھاس ساری نچوڑ لیجئے جہان بھر کی برودتوں کی تمام ٹھنڈک بھی جوڑ لیجئے جو ہو سکے تو فلک کے تاروں کی، مہرِ تاباں کی، ماہ کامل کی روشنی بھی زمین بھر کے فروزاں شمعوں کی، شب چراغوں کی ساری لو بھی چمکتے ہیروں کی، سب نگینوں کی، موتیوں کی کمال چھب بھی گلاب چمپا کی، یاسمن کی تمام قسموں کی ہر مہک بھی حریر و دیبا و پرنیاں کی ملائمت میں سمیٹ لیجئے پھر ان کی ساری نفاستوں سے، نظافتوں سے، لطافتوں سے جو کوئی نقشِ جمیل ابھرے جو کوئی مس حسین چمکے جو کائنات جمال ٹھہرے وہی ہے احمد وہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

وہ حسنِ باطن، وہ حسنِ ظاہر وہ نورِ اول، وہ نو[ر] آخر وہ روحِ گیتی وہ جانِ عالم وہ بے سایہ وسایۂ عالم وہ نورِ حق کا جلیل پرتو ہوا نہ جب تک تھا اس جہا[ں] میں وہ نور افشاں وہ جلوہ آرا تو نامکمل تھا دستِ قدرت کے شاہکاروں کا سب نظارا اسی کے تکتے تھے راہ شب بھر ستارے آنکھیں جھپک جھپک کر، چمک چمک کر تمام کلیاں تمام غنچے ایک اسی کے ہی منتظر تھے گھٹائیں اٹھتی تھیں اس کی خاطر ہوائیں گاتی تھیں گیت اس کے اسی کے آنے کے شوق میں تو زمانہ کروٹ بدل رہا تھا زمیں بھی اس کے ہی راستوں میں بچھی تھی آنکھیں بچھا رہی تھی اسی کی راہوں میں چاند سورج بھی دوڑتے تھے مچل مچل کے وہ نوح وشیث ویعقوب ویوسف علیہم السلام وہ یحییٰ وداؤد ویونس علیہم السلام خلیل وعیسیٰ کلیم علیہم السلام سارے خدا کے جتنے پیامبر تھے اسی کے رستے سجا رہے تھے اسی کے ڈنکے بجا رہے تھے اسی کی آمد کی سب نویدیں جہاں بھر کو سنا رہے تھے

ہوا جو اس کا ظہور قدسی زمانہ جھوما زمین جھومی ہوائیں مہکیں، گھٹائیں برسیں، فضائیں چمکیں گلوں پہ رنگ شباب آیا روش روش پہ نکھار آیا نگارِ فطرت کے ذرے ذرے کو نورِ فطرت نے جگمگایا پھر ایسے نور وسرور ورحمت کے جگمگوں میں وہ نور آیا یہ اس کے آنے کی برکتیں تھیں کہ آگ جلتی ہزار برسوں کی بجھ گئی تھی وہ قصر شاہاں کے محل اونچے بھی تھرتھرائے تھے گر گئے تھے یہ اس کے آنے کی ہیبتیں تھیں کہ بت بھی سجدوں میں جا پڑے تھے وہ ایسا دُرِّ یتیم آیا کہ اس نے آ کر بے نواؤں کے، سب یتیموں کے سروں پہ شفقت کا ہاتھ رکھ کر جہاں میں ان کا شرف بڑھایا وہ ایسا ہادی کریم آیا کہ اس نے آ کر نفرتوں کے، عداوتوں کے ببول چن کر محبتوں کا چمن بسایا

marfat.com

وایسا محسن عظیم آیا...... کہ اس نے آ کر...... ستم گروں کے ستم
ٹا کر، مہر والفت کے گل سجا کر...... آدمیت کو تازگی دی...... وہ
یسا عادل عدیل آیا...... کہ اس نے آ کر...... برابری کے چلن سکھا
کر تمیز خورد و کلاں مٹا کر...... وہ بندگی کو عروج بخشا...... کہ
نواجگی کو بھی رشک آیا...... وہ ایسا رہبر حلیم آیا...... کہ اس نے
آ کر...... منافقت کا مغائرت کا دلوں سے یکسر فشاں مٹایا...... ستم
شعاروں کو دیں دعائیں...... تو دشمنوں پر بھی رحم کھا کر، معاف
کر کے، گلے لگایا...... وہی ہے انسانیت کا محسن...... وہی ہے سب کا
عظیم رہبر...... وہی ہے سب کا کریم آقا...... عظیم آقا! کریم
آقا!...... رؤف آقا! رحیم آقا!...... درود لاکھوں سلام اس پر......
سلام لاکھوں درود اس پر......

مچی ہے دنیا میں دھوم اس کی...... بپا ہے عالم میں جشن
اس کا...... ہے فرض ہر ایک آدمی پر...... کہ اس کے آنے کی
..وں میں...... مسرتوں کے، محبتوں کے، عقیدتوں کے وہ گیت
..ئے...... کہ سارے عالم کو وجد آئے...... مجھے بھی ماہِ ربیع
الاول...... بصد بہاراں، بصد مسرت...... بلا رہا ہے، ہنسا رہا ہے......
مجھے بھی لازم ہے موسمِ گل میں گیت گاؤں، خوشی مناؤں......
میں ان بہاروں کو دوں سلامی...... قدم قدم پر جبیں جھکاؤں......
میں شکریئے کے ہزاروں سجدے لٹا چکا ہوں، لٹا رہا ہوں...... میں
ان بہاروں کا ہمنوا ہوں، میں گیت بہجت کے گا رہا ہوں...... مگر
شگفت بہار میں بھی...... اس عہد گل کے نکھار میں بھی...... مرے
جگر میں اک آگ ایسی دھک رہی ہے...... جو میری جاں کو جلا
رہی ہے...... میں ناتوانوں کے قافلے میں بھی سب سے پیچھے ہوں یا
شکستہ میں بے نواؤں کی انجمن میں بھی ایک ٹوٹی ہوئی صدا
ہوں...... میری ندامت ہی میرے دل کو...... لہو کے آنسو رلا رہی
ہے...... مجھے ندامت ہے میرے رہبر!...... میرے پیمبر!...... میں
جی رہا ہوں مگر جہاں میں...... ارض کشمیر و بوسنیا میں...... قندھار
بغداد میں بھی...... حسین بچے، جمیل بوڑھے، جوان رعنا......
عفیف بہنیں، نظیف مائیں...... دریدہ کلیاں، بریدہ غنچے، لہو میں
ڈوبی بدن قبائیں...... مجھے رلائیں...... مرے پیمبر! اے میرے
رہبر!...... مجھے ندامت ہے زندگی پر...... کہ میں جی رہا ہوں......

سبزہ زاروں کی سرزمین پر...... گلوں کے اس فرش
مخملیں پر...... ہزاروں لاکھوں گلاب چہرے...... وہ تیرے دیں کی
کتاب چہرے...... وہ جراتوں کا نصاب چہرے...... تجھی سے نسبت

کے جرم میں وہ...... کٹے پڑے ہیں...... خاک و خوں میں اٹے پڑے
ہیں...... کتابِ الفت کے وہ صحیفے...... ستم گروں کے نگر میں
جیسے...... عز و شرف و ناموس کھو کر...... ورق ورق وہ دریدہ
ہو کر...... بکھر گئے ہیں...... ربیع الاول بہارِ عالم ماہ روشن کی گل
رتوں میں...... تری محبت کے نقش بن کر...... لہو نہا کر نکھر گئے
ہیں...... مرے پیمبر!...... اے میرے رہبر!...... مجھے ندامت ہے
زندگی پر...... کہ میں جی رہا ہوں۔

عظیم آقا! کریم آقا!...... رؤف آقا! رحیم آقا!......

تری محبت میں غم کے مارے...... دشمنوں میں گھرے ہوئے
ہیں...... وہ جانیں اپنی گنوا رہے ہیں...... وہ گردنیں بھی کٹا رہے
ہیں...... لبوں پہ ان کے ہیں چپ کے تالے...... دلوں سے اٹھتے ہیں
پھر بھی نالے...... اب ان کی آنکھیں...... گدا کے کشکول بن کے
چاروں طرف لگی ہیں...... کوئی نہیں ہے جو آگے آئے ان کے
درد و الم بٹائے...... کریم آقا! عظیم آقا!...... رؤف آقا! رحیم
آقا!...... ربیع الاول کی ان بہاروں کو اک ذرا سا اشارہ دیجئے......
حکم کیجئے...... کہ ارض کشمیر و بوسنیا پر...... کوئی کرم کی گھٹا
اٹھائیں...... کہیں سے کوئی دلیر قاسم...... کہیں کوئی تیغ خالد......
کہیں سے کوئی فاروق آئے جو ان کے درد و الم مٹائے...... مرے
پیمبر!...... اے میرے رہبر! مجھے ندامت ہے زندگی پر...... کہ میں
جی رہا ہوں۔

کریم آقا! رحیم آقا...... رؤف آقا! رحیم آقا!......

ترے فقیروں کی خیر آقا! ترے گداؤں کی خیر آقا!...... جو دب
رہی ہیں جو بجھ رہی ہیں...... اب ان صداؤں کی خیر آقا!...... تری
نمازوں کی خیر آقا! تری اذانوں کی خیر آقا!...... جو مٹ رہے ہیں
سمٹ رہے ہیں...... اب ان ترانوں کی خیر آقا!...... شہید کرب و بلا
کا صدقہ...... حنین و بدر و احد کے سارے وفا شعاروں کی جاں
سپاری...... وفا کا صدقہ...... اب ارض کشمیر و بوسنیا سے...... فلسطین
و بغداد سے...... ستم کی گہری یہ رات بیتے...... یوں جبر ٹوٹے یوں
کفر بھاگے...... کہ اہل حق کی سپاہ جیتے...... کریم آقا! رحیم
آقا!...... رؤف آقا! رحیم آقا!...... ربیع الاول کے زندہ لمحوں کو
حکم دیجئے...... کہ ارض کشمیر و بوسنیا پر...... نئی رتوں میں نئی مہک
سے...... روش روش پر بہار برسے...... ربیع الاول کرم کی برکھا
رحمتوں کی پھوار برسے...... عظیم آقا! کریم آقا!...... رؤف آقا!
رحیم آقا! درود تجھ پر سلام آقا! سلام تجھ پر درود آقا......

marfat.com

3. Accepting Luqmah from a person other than the follower.
4. Reciting the Holy Quran by looking at written text
5. Any action which seems as if one is not in Namaz.
6. Dressing during Namaz.
7. Eating or drinking during Namaz
8. Turning the chest away from the Qiblah.
9. Breaking the Wudu intentionally.
10. Scratching three time in one Rukn.

3۔ مقتدی کے علاوہ کسی اور سے لقمہ قبول کرنا۔
4۔ دیکھ کر قرآن پاک تلاوت کرنا۔
5۔ کوئی عمل جو یہ تاثر دے کہ یہ شخص نماز میں نہیں ہے۔
6۔ کپڑے پہننا۔
7۔ کھانا پینا۔
8۔ سینہ کو قبلہ سے پھیر لینا۔
9۔ وضو کو جان بوجھ کر توڑنا۔
10۔ ایک ہی رکن میں تین بار کھجانا۔

REASONS FOR BREAKING THE NAMAAZ

In the following cases, Namaz can be broken:
1. When there is call to relieve one self. it is Wajib to break the Namaz.
2. When a harmfull animal e.g. a snake, appears and there is danger that it will bite.
3. When someone fears that he will miss his transport which will create great inconvenience.
4. When there is danger of losing something.
5. To save someones life.

نماز توڑنے کے عذر:

مندرجہ ذیل حالات میں نماز توڑنی جائز ہے:
1۔ جب بیت الخلاء کی شدید حاجت ہو۔ نماز توڑنی واجب ہے۔
2۔ جب کوئی ایذا دینے والا جاندار ظاہر ہو اور اس کے ایذا دینے کا اندیشہ ہو۔
3۔ جب گاڑی کے نکل جانے کا اندیشہ ہو جس سے شدید پریشانی کا سامنا ہو۔
4۔ جب کسی چیز کے ضائع ہونے کا خطرہ ہو۔
5۔ کسی کی جان بچانے کے لئے۔

QADAA

Performance of the prayer after its prescribed time is Qadaa and it is a major sin to perform Qadaa without a valid reason. Valid reason means assured danger to life or possessions.

If the Musaafir performs Qadaa of his resident Namaz, he will perform it in full. If the Muqeem performs Qadaa of his Namaz of journey, he will perform Qasr.

If the Qadaa Namaz are less than six then it is obligatory to maintain order of sequence in their performance.

قضاء

نماز وقت کے بعد ادا کرنا قضا ہے اور بغیر عذر کے ایسا کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ عذر سے مراد زندگی یا سامان کے ضائع ہونے کا یقینی خدشہ ہے۔

مسافر سفر میں رہائشی نمازوں کی قضا میں قصر نہیں کرے گا۔ اور اقامت میں سفری نمازوں کی قضا میں قصر کرے گا۔

اگر قضا نمازیں چھ سے کم ہیں تو ان کی ادائیگی میں صاحب ترتیب کے لئے ترتیب ضروری ہے۔

marfat.com

Teaching of Islam

Allama Sajid ul Hashemi, England

SUPPLICATION

Long supplications should be made after completion of the entire prayer.

We should not make any change in the numbers narrated in Hadees.

We should not make any alteration in the Qur'anic and traditional supplications.

Durood Shareef should be recited at the beginning andthe end of supplications.

We should use plural pronouns in our supplications.

Below are a few narrated Azkaar.

Istighfaar 3 times, Aayat-ul-Kursi once, last three "Qull."

سُبحَانَ اللّٰہ 33 times, اَلحَمدُ لِلّٰہِ 33 times, and اَللّٰہُ اَکبَرُ 34 times and once لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ لَہُ المُلکُ وَ لَہُ الحَمد وَ ھُوَ علٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیرٌ

According to Hadees, all sins will be forgiven.

MUFSIDAAT

The following acts break the Namaz;

1. Talking.
2. Giving Luqmah to anybody other than theImam.

ذکر و دعا

ی دعائیں اوراذ کار نماز کے آخر میں ہونے چاہئیں۔

حادیث میں وارد ہونے والی تعداد میں ہمیں می بیشی نہیں رنی چاہیے۔

رآن و احادیث کی دعاؤں میں ہمیں اپنی طرف سے کمی یا یادتی نہیں کرنی چاہیے۔

عاکے اوّل وآخر میں درود شریف پڑھنا چاہیئے۔

عامیں جمع کے صیغے استعمال کرنے چاہیئے۔

چند منقولہ دعائیں نیچے ہیں۔

ستغفار تین بار، آیۃ الکرسی ایک بار، تینوں قل ایک بار۔

سُبحان اللّٰہ 33 بار، اَلحمدُ لِلّٰہ 33 بار، اَللّٰہُ اَکبر 34 بار لَا اِلٰہ اِلَّااللّٰہُ وَحدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ لَہُ المُلکُ وَ لَہُ الحَمدُ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیرٌ ایک بار پڑھنے والے کے سب صغیرہ گناہ اللّٰہ تعالیٰ بخش دے گا چاہے سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں

مفسدات نماز

مندرجہ ذیل امور نماز کو توڑ دیتے ہیں:

1۔ کلام کرنا۔

2۔ امام کے سوا کسی اور کو لقمہ دینا۔

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہر دکھ کی دوا ہے نظام مصطفیٰ

فارم رکنیت

نظام مصطفیٰ لیگ

Nizame Mustafa League (NML)

نام........................ ولدیت........................ فون........................

پتہ ڈاک..

تعلیمی قابلیت........................ پیشہ........................ ای میل........................

میں صحیح العقیدہ مسلمان ہوں اور **نظام مصطفیٰ لیگ** کے منشور و اغراض و مقاصد سے متفق ہوں اور

عہد کرتا ہوں کہ

- امیر کی اطاعت کروں گا، تنظیمی نظم وضبط کی پابندی کروں گا اور تنظیم کے اغراض و مقاصد کے حصول کے لیے خلوص اور دیانتداری کے ساتھ جدوجہد کروں گا۔
- تنظیم کا کام آگے بڑھانے کے لیے ہر سال یکم ربیع الاول اور پھر یکم رمضان کو حسب توفیق مرکزی تنظیم کی مالی امداد کروں گا۔

میں رکنیت فیس مبلغ........................ ادا کر رہا ہوں۔ مجھے رکنیت دی جائے۔

دستخط........................ مؤرخہ........................

نوٹ: (1) فارم کی فوٹو کاپی قابل قبول ہے (2) فارم پر کر کے دستی یا بذریعہ ڈاک "رابطہ دفتر نظام مصطفیٰ لیگ نیک آباد گجرات" ارسال فرمائیں اور کم از کم 100 روپے رکنیت فیس جمع یا منی آرڈر فرمائیں (3) ضروری کارروائی کے بعد آپ کو رکنیت کی سند اور ضروری ہدایات ارسال کر دی جائیں گی۔

marfat.com

نہ صرف جوانی بلکہ بڑھاپے میں بھی غلبہ اسلام کیلئے کوششیں کرنا رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے: پیر محمد افضل قادری

رات: (اخبارات) نبی کریم ﷺ نے اللہ کے دین کو ب کرنے کیلئے 50 سال کی عمر کے بعد حق و باطل کے معرکوں میں خود شریک ہوکر واضح کردیا کہ تم نے نہ ف جوانی بلکہ بڑھاپے میں بھی غلبہ اسلام کیلئے کوششیں رنی ہیں اور اس سلسلہ میں کسی قسم کی تکالیف اور مصیبتیں ے گھبرانا نہیں بلکہ سینہ سپر ہوکر دین کو غالب کرنے کیلئے غوتی قوتوں کا مقابلہ کرنا ہے۔ ان خیالات کا اظہار امیر ی تنظیم اہلسنت پیر محمد افضل قادری نے گجرات میں عظیم ناع سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ اس موقع پر پیر سید شاہ ڈھوڈا شریف، استاذ الحفاظ مولانا محمد یوسف اور علماء ئخ کی کثیر تعداد کیساتھ ساتھ ینگ میلاد کمیٹی کے یداران اور علاقہ کی معزز شخصیات اسٹیج پر موجود تھیں۔ محمد افضل قادری نے کہا کہ بعث نبوی کا مقصد یہ ہے کہ نے عقائد، اپنے اعمال، اپنے معاملات، اپنے قیات، اور اپنے نظام کو ٹھیک کرو اور اپنے آپ کو اپنے کو اپنی بیوی کو اپنے بہن بھائیوں کو اپنے رشتہ داروں کو ے گلی محلہ والوں کو اپنے گاؤں والوں کو اپنے علاقے وں کو اور اپنے حکمرانوں کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔ انہوں نے کہا کہ قرآن پڑھنا اور دین اسلام کو غالب کرنا بھی بعث نبوی کے اہم مقاصد میں سے ہے۔ پیر محمد افضل قادری نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے دین کیلئے بڑی بڑی تکلیفیں برداشت کیں، آپ سے سوشل بائیکاٹ ہوا، شہید کرنے کی پلاننگ بھی ہوئی، طائف تشریف لے گئے تو پتھروں کی برسات بھی ہوئی لیکن نبی ﷺ نے دین کے غلبہ کیلئے بڑھاپے میں سخت محنت فرمائی اور لمبے لمبے سفر کیے اور رہبانیت اختیار نہیں کی بلکہ فرمایا میری دین میں رہبانیت نہیں ہے۔ رحمانیت یہ ہوتی ہے کہ حجرے میں بیٹھ جانا، بیٹھ کر وہاں اللہ اللہ کرنا، کوئی آجائے تو اس کی تربیت کرنا، کسی کے پاس نہ جانا، قوم کی فکر نہ کرنا، طاغوت کے ساتھ ٹکر نہ لینا، قربانیاں نہ دینا، مصیبتیں برداشت نہ کرنا، جہاد نہ کرنا، مخالفتیں نہ جھیلنا، یہ رہبانیت ہے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے دین کے اندر رحمانیت کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اسی لئے اللہ نے فرمایا کہ میرے بندے ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں ہوتے۔ استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری نے مزید کہا کہ آج ہم ایک ارب 30 کروڑ سے زیادہ ہوگئے ہیں لیکن شیطان سے ڈرتے ہیں، اور شیطان جو ہے وہ باہر میدان میں آکر ناچ رہا ہے، رقص کررہا ہے، شیطنت کررہا ہے، گمراہی پھیلا رہا ہے، دین پر حملے کررہا ہے، دین کو مٹا رہا ہے بلکہ اب تمہارے ایمان پر حملہ ہوچکا ہے، اب تمہاری اسلامی اقدار پر حملہ ہوچکا ہے اور ٹی وی اور میڈیا کے ذریعے تمہارے گھروں کے اندر حملہ ہوچکا ہے اور تم ڈر رہے ہو شیطانوں سے لیکن رسول اللہ نہیں ڈرے۔ نبی ﷺ اکیلے تھے لیکن نکل آئے میدان عمل میں اور بڑھتے گئے بڑھتے گئے کبھی نہیں ڈرے کبھی نہیں جھکے کبھی حضور نبی کریم ﷺ نے حوصلہ نہیں ہارا ثابت القدم حتیٰ کہ حضور نے اللہ تعالیٰ کا دین غالب کردیا اور یہی سبق ہے امت کیلئے اور یہی حکم ہے امت کیلئے کہ اے امتیو!! اے مسلمانو! کوئی نبی نہیں پیدا ہوگا تم نے خود نبی کی سنت پر چلنا ہے۔ دین کو غالب بھی کرنا ہے دین کو بچانا بھی ہے دین کی حفاظت بھی کرنی ہے تم نے تعلیم بھی دینی ہے تم نے قرآن کی آیتیں بھی تلاوت کرنی ہیں اور تم نے تربیت کا نظام بھی قائم کرنا ہے تم نے کوشش بھی قائم کرنا ہے اور تم نے دین کیلئے قربانیاں بھی دینی ہیں۔ آخر میں انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ امت کو عمل کی توفیق فرمائے۔

امریکن نژاد مسلمان اسکالر شیخ نور الدین درکی، جنرل (ر) ظہیر الاسلام عباسی سمیت کئی اہم شخصیات، سنی تحریک کے وفد اور امریکہ، روے و UK سے آمدہ مسلمان وفدوں کی نیک آباد میں پیر صاحب سے علیحدہ علیحدہ ملاقاتیں، اہم ملکی و ملی مسائل پر گفتگو اور تبادلۂ خیال

رات (اخبارات) امریکہ نژاد مسلمان علمی و روحانی سمیت شیخ نور الدین درکی اور انکی امریکن نژاد مسلمان کالر اہلیہ حاجہ نورا درکی نے نیک آباد کا دورہ کیا اور تاذ العلماء پیر محمد افضل قادری سے تفصیلی ملاقات کی۔ ملاقات میں اہم امور پر تبادلۂ خیال ہوا۔ پیر محمد افضل قادری نے شیخ نور الدین درکی کی اعلیٰ دینی خدمات اور خصوصاً امریکہ میں ایک ہزار ایکڑ پر مشتمل اراضی میں مع مسجد و یونیورسٹی اور دیگر اسلامی منصوبہ جات پر انہیں زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ بعد ازاں نور الدین درکی نے استبالیہ سے خطاب کرتے ہوئے علماء و طلبہ پر زور دیا کہ وہ علوم دینیہ کی تعلیم و تدریس میں پوری جانفشانی کیساتھ محنت کریں۔ انہوں نے جانبین سے دہشت گردی کی سخت مذمت کی اور کہا دہشت گردی سے سب سے زیادہ نقصان اسلام کی اشاعت اور مسلمانوں کے مفادات کو ہو رہا ہے۔ انہوں نے دنیا بھر میں اسلام کے پیغام محبت کو عام کرنے اور امن و آشتی کے لیے تمام ضروری اقدامات اٹھانے پر زور دیا۔ خاتون امریکی سکالر محترمہ نورا درکی نے شریعت کالج طالبات میں معلمات و طالبات سے خطاب کیا اور کہا کہ میں نے آج تک طالبات کی دینی تعلیم کے مدارس میں اتنی زیادہ طالبات کی تعداد کسی جگہ نہیں دیکھی۔ انہوں نے طالبات کو تزکیہ نفس کی نصیحت کی۔ انہوں نے کہا اگر دل بیمار ہوں تو انسان پورے کا پورا بیمار رہتا ہے اور دل صحتمند ہو تو انسان سارے کا سارا صحتمند رہتا ہے۔ لہٰذا اپنی نیت و ارادہ پر سب سے زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اور حدیث قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ مومن کے دل میں رہتا ہے لہٰذا اگر دل گندا ہوگا تو اللہ تعالیٰ کے انوار گندے دل میں تجلی نہیں کریں گے۔ معزز مہمانوں نے یہ جان کر کہ شریعت کالج طالبات میں 550 مسافر طالبات اور جامعہ قادریہ عالمیہ میں 200 سے زائد مسافر طلبہ کیلئے فری خوراک، فری تعلیم اور فری رہائش کا انتظام کیا گیا ہے اور جامعہ و کالج کی 250 شاخیں اندرون و بیرون ملک دین کی شاندار خدمات انجام دے رہی ہیں، انتہائی مسرور ہوئیں اور جامعہ قادریہ عالمیہ و شریعت کالج طالبات کے مہتمم پیر محمد افضل قادری اور محترمہ ریحانہ کوثر قادری کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ اور کہا کہ پیر محمد افضل قادری کی دینی خدمات پاکستان تک محدود نہیں بلکہ امریکہ میں بھی اسلام کے حوالہ سے انکی کوششیں قابل تعریف ہیں۔

شریعت آن لائن: پیر محمد عثمان افضل قادری سے اپنے مسائل کا حل پوچھنے کیلئے

info@ahlesunnat.info پر میل کریں، یا 053-3511855 پر فیکس کریں۔ یا نیک آباد گجرات کے ایڈریس پر خط لکھیں۔ یا 0333-8403748 پر فون کریں۔

marfat.com

Under patronage: Pir Muhammad Afzal Qadri
Monthly Awaz-e- Ahlesunnat Gujrat Pakistan
Registerd CPL 127

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کروں تیرے نام پہ جاں فدا اک جان کیا دو جہاں فدا دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

غازی ناموس رسالت عامر چیمہ شہید رحمۃ اللہ علیہ کے پہلے عرس مبارک کے موقع پر

عالمی تنظیم اہلسنّت کے زیر اہتمام

کل پاکستان ناموس رسالت کانفرنس

یکم مئی بروز منگل صبح 9 بجے تا نماز ظہر بمقام ناموس رسالت کمپلیکس ساروکی چیمہ تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ

عاشقان رسول قافلہ در قافلہ شرکت فرمائیں!

الداعی الی الخیر: پیر محمد افضل قادری بانی ناموس رسالت کمپلیکس کمپلیکس کا رابطہ نمبر 0300-7456862، 055-3020218

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے غلام مصطفیٰ نظام مصطفیٰ لیگ میں آ

(1) اسلامی اقدار کی حفاظت (2) نظام مصطفیٰ کے نفاذ (3) عوام کی فلاح و بہبود

کے لئے نظام مصطفی لیگ نے کام شروع کر دیا

ملک بھر میں رکنیت سازی جاری ہے، اگر آپ کے دل میں دین اسلام کا درد موجود ہے تو تاخیر نہ کریں رکنیت حاصل کر کے مرد مؤمن کا کردار پیش فرمائیں!

ضروری اعلان: انشاء اللہ! ارکان کا مرکزی کنونشن 3 جون 2007 کو صبح 9:30 بجے لاہور میں ہوگا، جس میں مرکزی امیر اور دیگر عہدیداران کا چناؤ کیا جائیگا اور آئندہ الیکشن میں بھر پور حصہ لینے کیلئے لائحہ عمل مرتب کیا جائیگا۔

الداعی الی الخیر: پیر محمد افضل قادری مرکزی امیر عالمی تنظیم اہلسنت

فون: 053-3521401-2، موبائل: 0300-9622887، ای میل: info@ahlesunnat.info

marfat.com